خطبۂ غدیر

اصل عربی خطبۂ اردو ترجمے اور تفصیلی اعداد و شمار پر مشتمل
مقدمے کے ساتھ

مُرتّبہ

ملک محمد حیدر

پی سی ایس (ریٹائرڈ)

مرتّب : ملک محمدّ حیدر

ناشر : ۱۱/۱۴ سیٹلائٹ ٹاؤن ، سرگودھا

ملنے کا پتہ : ۴۸ ، صدیق سٹریٹ ، اسلام پورہ (سابق کرشنا نگر) لاہور

مطبع : کوہستان پریس ، لاہور

(سرورق کی طباعت) نقوش پریس ، لاہور)

تعداد اشاعت : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ ، ۲۵ فروری ۱۹۷۰ء

قیمت : دو روپے پچاس پیسے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعم المولیٰ و نعم النصیر

عرضِ مرتب

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لئے منصب ولایت و وصایت کا پہلا عام اعلان اپنی بعثت کے فوراً بعد دعوت ذوالعشیرہ میں فرمایا تھا۔ پھر آخری اعلان خطبۂ غدیر کے ذریعے ہوا۔ اس تاریخی خطبہ کا ذکر علمائے اسلام کی قدیم ترین کتابوں میں جابجا ملتا ہے، اور اس کے اہم اقتباسات بھی اِن کتابوں میں درج ہوئے ہیں۔ جن کتابوں میں پورا خُطبہ نقل کیا گیا ہے ان میں سے اس وقت علامہ طبرسی کی مشہور کتاب 'الاحتجاج' قابلِ ذکر ہے۔

راقم نے ذی الحجہ ۱۳۸۰ھ میں اس خطبے کا صرف اُردو ترجمہ شایع کیا تھا، جس کے بعد مختلف احباب خاص طور پر دوست مکرم جناب شیخ محمد طفیل صاحب کی طرف سے فرمائش ہوئی کہ اصل عربی خطبہ اردو ترجمے کے ساتھ شائع کیا جائے، اور مقدمے میں تمام مستند مآخذ اور متعلقہ حوالے درج کئے جائیں۔ راقم نے اس مقصد کے لئے خطبے کا وہ ایڈیشن حاصل کیا جو عراق میں مؤسسۃ الصادق علیہ السلام نے کربلائے معلی سے شائع کیا ہے اور علامہ طبرسی رح کی کتاب الاحتجاج اور علامہ مجلسی رح کی بحار الانوار میں درج شدہ متن سے اس کا مقابلہ کرکے زیرِ نظر نسخہ مرتب کیا جس میں اعراب کے اہتمام کے ساتھ قاری کی سہولت کے لئے عبارت کے الگ الگ پیراگراف قرار دے کر عبارتوں کا ترتیبی شمارہ درج کیا، اور

اُردو ترجمے کو بھی اسی طرح متوازی عبارتوں میں تقسیم کر کے وہی ترتیبی شمارے درج کر دیئے تاکہ ترجمے کی عبارت کو اس کی عربی اصل سے ملا کر بسہولت پڑھا جا سکے۔ یہ کوشش بھی کی ہے کہ اصل اور ترجمے دونوں میں پڑھنے والے کے لئے ہر عبارت کے جملے بھی واضح ہو جائیں۔

خطبے میں قرآن پاک کی جو آیات یا ان کے جزو آئے ہیں اُنھیں واوین لگا کر ظاہر کر دیا ہے۔

مقدمے کے لئے ضروری اعداد و شمار علامہ عبدالحسین احمد امینی نجفی دام برکاتہ کی شہرۂ آفاق کتاب ' الغدیر ' سے لئے ہیں۔

فرزند عزیز الحاج ملک محمد اسلم کے لئے دُعا گو ہوں جس نے اس کام کو تکمیل تک پہنچانے میں میرا ہاتھ بٹایا، وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰه۔

خاک پائے غلامان قنبرؒ

ملک محمد حیدر

سرگودھا ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ

مقدّمه



غدیرخم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس شاہراہِ عام پر ہے جہاں سے قافلوں کے لئے یمن ۔ مصر اور شام کی طرف راستے نکلتے ہیں، اور یہ علاقہ بحر قلزم کے ساحل سے نسبتاً بہت قریب ہے ۔ غدیر کے معنی ہیں تالاب یا چشمہ جو اکثر خشک ہوجاتا ہے ۔ غدیر کی نشیبی زمین جو اس میں پانی کا چشمہ ہونے کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوئی؛ وادی خم میں ہے ۔ یہ مقام مکہ معظمہ سے تقریباً ۶۹ میل کے فاصلہ پر اور مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ غدیرخم سے مدینے جانے والے پہلے جحفہ جاتے ہیں، جو یہاں سے تین میل ہے، اور پھر جحفہ سے تقریباً ۱۰۸ میل کی مسافت طے کرکے مدینہ منورہ پہنچتے ہیں۔

نزولِ آیۂ تبلیغ یومِ غدیر

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ○

قرآن پاک کی یہ آیۂ شریفہ اس وقت نازل ہوئی جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لاتے ہوئے ۱۸۔ذی الحجہ ۱۰ھ کو غدیر خم کے مقام پر پہنچے ہیں۔ اس وقت پانچ گھڑی دن گذر چکا تھا کہ جبرئیل امینؑ بارگاہِ رسالت میں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا محمدؐ اللہ آپ کو درود سلام بھیجتا ہے۔ اور فرماتا ہے " اے رسول وہ پیغام پہنچادو جو (علی کے بارے میں) تمہارے رب کی طرف سے تمہیں بھیجا گیا ہے۔ اور ایسا نہ کیا تو تم نے اپنی رسالت نہیں پہنچائی " (آیت کا ترجمہ)

اس وقت قافلے کے لوگ جن کی تعداد ایک لاکھ یا اس سے زیادہ تھی جُحفہ کے حدود میں تھے جو ذرا آگے بڑھ گئے تھے اُنھیں واپس بلایا گیا۔ اور جو پیچھے سے چلے آرہے تھے انھیں یہاں یعنی غدیر خم کے مقام پر روک لیا گیا جو جُحفہ سے دو میل اِدھر ہے۔

مشہور مؤرخِ اسلام محمد بن جریر طبری (وفات ۱۳۱۰ھ) نے اپنی کتاب ' الولایۃ فی طرق حدیث الغدیر ' میں روایت کی سندیں دے کر لکھا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر غدیر خم کے عظیم اجتماع میں ایک مفصل خطبہ[۱] ارشاد فرمایا جس میں کہا

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

۔۔۔۔۔۔۔ " (جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کا مولا ہے۔ اے ذات الٰہی جو اسے دوست رکھے اس کا دوست اور جو اس سے دشمنی کرے اُس کا دشمن رہ)

آیۂ اکمالِ دین

سورۂ مبارکہ مائدہ میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"

یہ آیت ۱۸ ماہ ذی الحجہ ۱۰ھ کو غدیر خم کے میدان میں اس وقت نازل ہوئی جب حضرت ختمی مرتبت تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبۂ مبارکہ میں یہ اعلان فرما چکے:۔

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ

اور ساتھ ہی آپ نے یہ دُعا فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ وَاحِبَّ مَنْ اَحَبَّہُ

۱۔ اس عظیم خطبے کے اقتباسات مختلف معتبر کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں اور اس کا بنیادی مضمون یعنی حدیث ولایت تمام اہم کتابوں میں مذکور ہے۔ پورا خطبہ علامہ طبرسی کی کتاب الاحتجاج میں محفوظ ہے۔

آیاتِ عذابِ واقع

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ
لَهُ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝

(سُورَۃُ المَعَارِج)

یہ آیات غدیرِ خم میں حضرت خاتم المرسلین صلعم کے تاریخی اعلان کے بعد نازل ہوئیں۔ اور ان کے نزول کا واقع یہ ہے کہ اعلانِ غدیر کے بعد ایک شخص جابر بن نضر بن حارث بن کلدۃ العبدری نے رسول اللہ کی خدمت میں آکر کہا:۔

" اے محمد اللہ کی طرف سے آپ نے ہمیں حکم دیا کہ گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کا ہمیں حکم دیا۔ یہ باتیں آپ کی ہم نے مانیں۔ مگر آپ نے اس پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے چچا زاد بھائی کی ہم پر فضیلت ہم سے منوانی چاہی ہے اور کہا ہے " مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مولاہ " تو آیا یہ بات تمہاری اپنی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے ہے؟

اس کے جواب میں رسول الثقلین نے فرمایا " قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ بات اللہ ہی کی طرف سے ہے"۔

اس پر جابر یہ کہتا ہوا اُلٹا پھرا " الٰہی اگر یہ بات جو محمد کہتے ہیں حق ہے تو آسمان سے مجھ پر پتھر آپڑے یا عذاب الیم آپہنچے"۔

جیسے ہی یہ شخص جاکر اپنی سواری پر بیٹھا آسمان سے ایک پتھر اس کے سر پر آکر گرا اور سر میں سے گزر کر جسم کو چھیلتا ہوا اُسے ہلاک کر گیا۔

آیۂ تبلیغ ، آیہ اکمال دین و اتمام نعمت اور آیاتِ عذاب واقع میدان غدیر خم میں ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ کو نازل ہوئیں۔ آیۂ تبلیغ رسول اللہؐ صلعم کے خطبۂ غدیر ارشاد فرمانے سے پہلے آیۂ اکمال و اتمام اعلان من کنت مولاہ کے فوراً بعد نازل ہوئی اور آیات عذاب واقع اس وقت جب تقریبِ غدیر کے اختتام پر جابر بن النضر بن الحارث بن کلدۃ العبدری نے رسول اللہ کا پیغام قبول کرنے اور اسے امر الٰہی ماننے سے انکار کیا۔ یہ بات اسلام کے علمار اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے اپنی تالیفات میں لکھی ہے۔ چند اہم نام حسب ذیل ہیں:۔

الحافظ محمد بن جریر الطبری ، الحافظ ابو سعید السجستانی ، الحافظ ابن عساکر الشافعی ، الفخر الرازی الشافعی ، شیخ الاسلام ابو اسحاق الحموینی جلال الدین السیوطی ، السید شہاب الدین آلوسی الشافعی ، الحافظ ابن مردویہ الاصبہانی ، الشیخ محمد عبدہ المصری ،

حدیث غدیر

حدیث غدیر کی روایت کا سلسلہ اصحاب رض تابعین اور تبع تابعین سے ہوتا ہوا علمائے اسلام تک پہنچا تو دوسری صدی ہجری سے لے کر دور بہ دور برابر آگے بڑھتا رہا اور اس عظیم کاروانِ دین و دانش و داد میں اِسلام کے ہر فرقے کی ممتاز ترین شخصیتیں ساتھ رہیں۔

یہاں ہم اس کثیر التعداد سلسلے کی زریں فہرست سے بعض منتخب نام درج کرتے ہیں۔

دوسری صدی ہجری

۱ - محمد بن مسلم ابو بکر قریشی زہری -

۲ - یحیٰی بن سعید کوفی مدنی -

۳ - محمد بن اسحاق مدنی -

۴ - سفیان بن سعید ثوری ابو عبداللہ الکوفی -

۵ - سفیان بن عینیہ ابو محمد الہلالی الکوفی -

تیسری صدی ہجری

۱۔ محمد بن ادریس ابو عبداللہ شافعی۔
۲۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی مروزی۔
۳۔ قتیبہ بن سعید بغلانی۔
۴۔ احمد بن حنبل ابو عبداللہ سیبانی مروزی۔
۵۔ محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ ترمذی۔
۶۔ محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ بخاری۔

چوتھی صدی ہجری

۱۔ احمد بن شعیب حافظ ابو عبدالرحمٰن نسائیؒ۔
۲۔ محمد بن جریر ابو جعفر طبری۔
۳۔ علی بن عمر دارقطنی بغدادی۔
۴۔ سلیمان بن احمد ابو القاسم طرانی۔
۵۔ علی بن حسین مسعودی۔

پانچویں صدی ہجری

۱۔ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری۔
۲۔ احمد بن موسیٰ حافظ ابن مردویہ اصفہانی۔

۳۔ احمد بن محمد ابو اسحاق ثعلبی نیشاپوری۔

۴۔ احمد بن حسین حافظ ابوبکر بیہقی۔

۵۔ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی۔

چھٹی صدی ہجری

۱۔ محمد بن محمد ابوحامد غزالی طوسی۔

۲۔ یحیٰی بن عبدالوہاب اصفہانی۔

۳۔ محمود بن عمر ابوالقاسم جاراللہ زمخشری

۴۔ عبدالکریم بن احمد ابوسعد سمعانی مروزی۔

۵۔ علی بن حسن ابوالقاسم دمشقی معروف بہ حافظ ابن عساکر۔

ساتویں صدی ہجری

۱۔ محمد بن عمر ابوعبداللہ معروف بہ فخرالدین رازی

۲۔ یاقوت بن عبداللہ معروف بہ یاقوت حموی۔

۳۔ علی بن محمد شیبانی معروف بہ ابن اثیر جزری۔

۴۔ یوسف بن عبداللہ معروف بہ ابن جوزی

۵۔ عبداللہ بن عمر ناصرالدین بیضاوی۔

آٹھویں صدی ہجری

۱- ابراہیم بن سعد الدین شیخ الاسلام جوینی خراسانی ۔
۲- محمد بن احمد حافظ شمس الدین ذہبی ۔
۳- عبداللہ بن اسعد ابوالسعادات یافعی شافعی ۔
۴- علی بن شہاب الدین ہمدانی ۔
۵- مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی ۔

نویں صدی ہجری

۱- عبدالرحمٰن بن محمد مغربی معروف بہ ابن خلدون ۔
۲- علی بن محمد ابوالحسن حسینی معروف بہ میر سید شریف جرجانی ۔
۳- محمد بن محمد بخاری معروف بہ خواجہ پارسا ۔
۴- احمد بن علی مقریزی تقی الدین حسینی ۔
۵- احمد بن علی معروف بہ حافظ ابن حجر عسقلانی ۔

دسویں صدی ہجری

۱- عبدالرحمٰن بن کمال الدین حافظ جلال الدین سیوطی مصری ۔
۲- علی بن عبداللہ نورالدین سمہودی مدنی ۔
۳- علی بن حسام الدین معروف علی متقی ہندی ساکن مکہ معظمہ ۔

۴۔ احمد بن محمد حافظ شہاب الدین معروف بہ ابن حجر ہیتمی ۔

۵۔ عطاء اللہ بن فضل اللہ حسینی جمال الدین شیرازی ۔

گیارہویں صدی ہجری

۱۔ علی بن سلطان محمد ہروی معروف بہ ملا علی قاری حنفی ۔

۲۔ عبد الرؤف حدادی زین الدین مناوی مصری ۔

۳۔ احمد بن فضل مکی شافعی ۔

۴۔ احمد بن محمد شہاب الدین جفاجی مصری ۔

۵۔ عبد الحق بخاری دہلوی ۔

بارہویں صدی ہجری

۱۔ محمد بن عبد الرسول حسینی شافعی ۔

۲۔ صالح بن مہدی ضیاء الدین عقیلی صنعانی ۔

۳۔ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی مصری ۔

۴۔ محمد بن معتمد خاں بدخشی ۔

۵۔ حامد بن علی بن ابراہیم دمشقی معروف بہ عمادی ۔

تیرھویں صدی ہجری

۱۔ محمد بن محمد زبیدی حسینی ۔

۲۔ محمد بن علی بن صبان شافعی ۔
۳۔ محمد بن علی شوکانی صنعانی ۔
۴۔ محمود بن عبد اللہ حسینی آلوسی بغدادی ۔
۵ ۔ سلیمان بن ابراہیم معروف بہ خواجہ کلاں حسینی بلخی ۔

چودھویں صدی ہجری

۱۔ احمد بن زینی دحلان مکی شافعی ۔
۲۔ مومن بن حسن شبلنجی ۔
۳۔ قاضی بہلول بہجت شافعی ۔
۴۔ محمد محمود رافعی مصری ۔

اصحاب کرامؓ

۱- ابوہریرۃ الدوسی

۲- ابولیلی انصاری

۳- ابوزینب ۔بن عوف انصاری

۴- ابوفضالۃ انصاری

۵- ابوقدامہ انصاری

۶- ابوعمرۃ بن عمرو انصاری

۷- ابوالہیثم بن التیہان انصاری

۸- ابورافع القبطی

۹- ابوذویب خویلد (یا خالد)

۱۰- ابوبکر بن ابی قحافہ تیمی

۱۱- اسامہ بن زید کلبی

۱۲- اُبیّ بن کعب انصاری

۱۳- اسعد بن زاراہ انصاری

۱۴- اسماء بنت عمیس

۱۵- ام سلمہ ، ام المومنین

۱۶- ام ہانی بنت ابی طالب

۱۷- ابوحمزہ انس بن مالک انصاری

۱۸- براء بن عازب انصاری

۱۹- بریدہ بن حطیب

۲۰- ابوسعید ثابت بن ودیعہ انصاری

۲۱- جابر بن سمرہ

۲۲- جابر بن عبداللہ انصاری

۲۳- جبلہ بن عمرو انصاری

۲۴- جبیر بن مطعم عدی

۲۵- جریر بن عبداللہ بجلی

۲۶- ابوذر غفاری

۲۷- ابوجنیدہ انصاری

۲۸- حَبّۃ بن جوین ابوقدامہ عرنی

۲۹- حبشی بن جنادہ

۳۰- حبیب بن بدیل خزاعی

۳۱- خذیفہ بن اسد غفاری

۲۲- حذیفہ بن یمان

۳۳- حسان بن ثابت

۳۴- امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

۳۵- امام حسین شہید علیہ السلام
۳۶- ابوایوب خالد بن زید انصاری
۳۷- ابوسلیمان خالد بن ولید مخزومی
۳۸- خزیمہ بن ثابت انصاری
۳۹- ابوشریح خویلد خزاعی
۴۰- رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری
۴۱- زبیر بن عوام
۴۲- زید بن ارقم انصاری
۴۳- ابوسعید زید بن ثابت
۴۴- زید بن شراحیل انصاری
۴۵- زید بن عبداللہ انصاری
۴۶- ابواسحٰق سعد بن ابی وقاص
۴۷- سعد بن عبادہ انصاری
۴۸- ابوسعید سعد بن مالک انصاری
۴۹- سعید بن زید
۵۰- سعید بن سعد بن عبادہ انصاری
۵۱- ابوعبداللہ سلیمان فارسی
۵۲- ابومسلم سلمہ بن اکوع
۵۳- ابوسلیمان سمرہ بن جندب فزاری
۵۴- سہل بن حنیف
۵۵- ابوعباس سہل بن سعد انصاری۔
۵۶- ابوامامۃ الصدی بن عجلان باہلی
۵۷- ضمیرۃ الاسدی
۵۸- طلحہ بن عبیداللہ تمیمی
۵۹- عامر بن عمیر نمیری
۶۰- عامر بن لیلی بن ضمرد
۶۱- عامر بن لیلی غفاری
۶۲- ابوطفیل عامر بن واثلہ
۶۳- عائشہ بنت ابی بکر
۶۴- عباس بن عبدالمطلب
۶۵- عبدالرحمٰن بن عبدرب انصاری
۶۶- ابومحمد عبدالرحمٰن بن عوف
۶۷- عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی
۶۸- عبداللہ بن ابی عبدالاسد مخزومی
۶۹- عبداللہ بن بدیل
۷۰- عبداللہ بن بشیر
۷۱- عبداللہ بن ثابت انصاری
۷۲- عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب

۷۳- عبداللہ بن حنطب مخزومی
۷۴- عبداللہ بن ربیعہ
۷۵- عبداللہ بن عباس
۷۶- عبداللہ بن ابی اوفی علقمہ
۷۷- ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن الخطاب
۷۸- عبداللہ بن مسعود ہذلی
۷۹- عبداللہ بن یامیل
۸۰- عثمان بن عفّان
۸۱- عبید بن عازب انصاری
۸۲- ابوطریف عدی بن حاتم
۸۳- عطیہ بن بسر مازنی
۸۴- عقبہ بن عامر جہنی
۸۵- امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ
۸۶- ابوالیقظان عمار بن یاسر
۸۷- عمارہ انصاری
۸۸- عمر بن ابی سلمہ مخزومی
۸۹- عمر بن الخطاب
۹۰- عمران بن حصین خزاعی
۹۱- عمر بن الحمق خزاعی
۹۲- عمرو بن شراحیل
۹۳- عمرو بن العاصی
۹۴- عمرو بن مرہ جہنی
۹۵- سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا
۹۶- فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب
۹۷- قیس بن ثابت انصاری
۹۸- قیس بن سعد بن عبادہ انصاری
۹۹- ابومحمد کعب بن عجزہ انصاری
۱۰۰- ابوسلیمان مالک بن الحویرث
۱۰۱- المقداد بن عمرو کندی
۱۰۲- ناجیہ بن عمرو خزاعی
۱۰۳ ابوبرزہ فضلہ بن عتبہ
۱۰۴- نعمان بن عجلان انصاری
۱۰۵- ہاشم بن مرقال زہری
۱۰۶- ابوسمہ وحشی بن حرب الحبشی حمصی
۱۰۷- وہب بن حمزہ
۱۰۸- ابومرازم یعلی بن مرہ ثقفی
۱۰۹- ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ

تابعین

۱- ابوصالح السمّان مدنی

۲- ابولیلی کندی

۳- سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب

۴- سعید بن جبیر اسدی

۵- سعید بن مسیب مخزومی

۶- الضحاک بن مزاحم ہلالی

۷- طاوس بن کیسان یمانی

۸- عامر بن سعد بن ابی وقاص

۹- عبداللہ بن شریک عامری

۱۰- عدی بن ثابت انصاری

۱۱- علی بن زید بصری

۱۲- عمر بن عبدالعزیز

منتخب کتابیں

جن میں اصحاب کرام رضؓ اور تابعین رحؒ سے حدیث غدیر کی روایت کی گئی ہے

نمبر شمار	کتاب	مؤلف	نمبر شمار	کتاب	مؤلف
۱	احیاء المیت	سیوطی	۱۶	تذکرۃ الحفاظ	ذہبی
۲	اخبار الدول	قرمانی	۱۷	تذکرۃ خواص اُمۃ	ابن الجوزی
۳	اربعین الطوال	ابن عساکر	۱۸	تفسیر	قاضی شوکانی
۴	الاستیعاب	ابن عبدالبر	۱۹	تفسیر الطبری	ابن جریر الطبری
۵	اُسد الغابہ	ابن الاثیر الجزری	۲۰	تفسیر الکبیر	فخر الدین رازی
۶	اسنی المطالب	جزری	۲۱	تفسیر المنار	محمد عبدہ
۷	الاصابہ	ابن حجر عسقلانی	۲۲	تفسیر نیساپوری	حسن نیساپوری
۸	اکتفا	وصابی الشافعی	۲۳	التقریب	ابن حجر
۹	الاوسط	طبرانی	۲۴	تلخیص	ذہبی
۱۰	البدایہ والنہایہ	ابن کثیر	۲۵	تہذیب الکمال	ابو حجاج مزّی
۱۱	البیان والتعریف	ابن حمزہ حنفی		فی اسماء الرجال	
۱۲	تاریخ آلِ محمد		۲۶	تہذیب التہذیب	ابن حجر
۱۳	تاریخ الکبیر	ابن عساکر	۲۷	جامع الصغیر	سیوطی
۱۴	تاریخ بغداد	خطیب بغدادی	۲۸	جمع الجوامع	سیوطی
۱۵	تاریخ الخلفاء	سیوطی	۲۹	جواہر العقدین	سمہودی

نمبر شمار	کتاب	مؤلف	نمبر شمار	کتاب	مؤلف
۳۰	حدیث الولایۃ	حافظ ابن عقدہ	۴۵	زین الفتیٰ	حافظ ابو محمد العاصمی
۳۱	حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم			
۳۲	الخصائص العلویہ	حافظ ابو فتح محمد بن علی نطنزی	۴۶	سیر الحلبیہ	حلبی
			۴۷	شرح دیوان امیر المومنینؑ	میبذی
۳۳	خصائص	نسائی			
۳۴	الخطط	مقریزی	۴۸	شرح المواہب	حافظ زرقانی مالکی
۳۵	خلاصۃ التہذیب	صفی الدین	۴۹	شمس الاخبار	قریشی
۳۶	خلاصۃ الخزرجی		۵۰	صحیح ترمذی	
۳۷	درمنثور	سیوطی	۵۱	صواعق محرقہ	ابن حجر مکی
۳۸	دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ	حاکم الحسکانی	۵۲	عمدۃ القاری	بدر الدین محمود الشہیر بابن العینی حنفی
۳۹	ذخائر العقبیٰ	محب الدین طبری	۵۳	فرائد السمطین	حموینی
۴۰	روح المعانی	آلوسی	۵۴	فصول المہمہ	ابن صباغ مالکی
۴۱	الروضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویۃ	محمد بن اسمٰعیل یمنی	۵۵	فضائل الصحابہ	ابو نعیم
			۵۶	کتاب الغدیر	منصور رازی
۴۲	ریاض الصالحین	نووی	۵۷	کتاب الولایۃ	حافظ ابو سعید مسعود بن ناصر سجستانی
۴۳	ریاض النضرۃ	محب الدین طبری			
۴۴	سنن ابن ماجہ		۵۸	کشف والبیان	ثعلبی

نمبر شمار	کتاب	مؤلف	نمبر شمار	کتاب	مؤلف
۵۹	کفایۃ الطالب	سیوطی	۷۶	مقتل الامام السبط الشہید	الخطیب الخوارزمی
۶۰	کفایۃ المطالب	حافظ گنجی شافعی			
۶۱	کنز العمال	متقی الہندی	۷۷	مناقب	خوارزمی
۶۲	الکنیٰ والاسمار	دوالبی	۷۸	مناقب	حافظ ابن مغازلی
۶۳	مجمع الزواید	حافظ ہیثمی	۷۹	موالاۃ	ابن عقدہ
۶۴	محاسن الازہار	علامہ حمید محلی	۸۰	الموجز فی فضائل الخلفاء الاربعہ	ابوفتوح اسعد عجلی
۶۵	مستدرک	الحاکم			
۶۶	مسند	احمد بن حنبل	۸۱	مودۃ القربیٰ	الہمدانی
۶۷	مسند	بزاز	۸۲	میزان الاعتدال	ذہبی
۶۸	مشکاۃ المصابیح	والدین محمد بن الخطیب	۸۳	نخب المناقب	ابی بکر جعابی
			۸۴	نزل الابرار	البدخشی
۶۹	مشکل الآثار	حافظ طحاوی	۸۵	نظم درر السمطین	جمال الدین زرندی
۷۰	مطالب السؤل	ابن طلحہ شافعی	۸۶	نوادر الاصول	حکیم ترمذی
۷۱	معارج العلی	شیخ محمد صدر العالم	۸۷	وسیلۃ المآل	شیخ احمد بن فضل شافعی
۷۲	معارف	ابن قتیبہ دینوری			
۷۳	معجم الکبیر	طبرانی	۸۸	ینابیع المودۃ	سلیمان قندوزی حنفی
۷۴	مفتاح النجا	بدخشی			
۷۵	مناقب الثلاثہ				

مؤرخینِ اسلام

نمبر شمار	مؤرخ	تاریخ
۱-	بلاذری (وفات ۲۷۹ ھ)	انساب الاشراف
۲-	ابن قتیبہ (وفات ۲۷۶ ھ)	المعارف والامامۃ والسیاسۃ
۳-	طبری (وفات ۳۱۰ ھ)	کتاب مفرد
۴-	ابن زولاق اللیثی المصری (وفات ۲۸۰ ھ)	تاریخ
۵-	خطیب البغدادی (وفات ۴۶۳ ھ)	تاریخ بغداد
۶-	ابن البر (وفات ۴۶۳ ھ)	الاستیعاب
۷-	شہرستانی (وفات ۵۴۸ ھ)	الملل والنحل
۸-	ابن عساکر (وفات ۵۷۱ ھ)	تاریخ
۹-	یاقوت الحموی	معجم الادباء ج ۱۸ ص ۸۳
۱۰-	ابن اثیر (وفات ۶۳۰ ھ)	اسد الغابہ
۱۱-	ابن ابی الحدید (وفات ۶۵۶ ھ)	شرح نہج البلاغۃ
۱۲-	ابن خلکان (وفات ۶۸۱ ھ)	وفیات الاعیان
۱۳-	یافعی (وفات ۷۶۸ ھ)	مرآۃ الجنان
۱۴-	ابن شیخ البلوی	الف باء
۱۵-	ابن کثیر شامی (وفات ۷۷۳ ھ)	البدایہ والنہایہ
۱۶-	ابن خلدون (وفات ۸۰۸ ھ)	مقدمہ تاریخ

نمبر شمار	مؤرخ	تاریخ
۱۷-	شمس الدین ذہبی	تذکرہ الحفاظ
۱۸-	النویری (وفات فی حدود ۸۳۳ھ)	نہایۃ الارب فی فنون الادب
۱۹-	ابن حجر عسقلانی (وفات ۸۵۲ھ)	الاصابہ وتہذیب التہذیب
۲۰-	ابن صباغ مالکی (وفات ۸۵۵ھ)	الفصول المہمہ
۲۱-	مقریزی (وفات ۸۴۵ھ)	الخطط
۲۲-	جلال الدین سیوطی (وفات ۹۱۰ھ)	غیر واحد من کتبہ
۲۳-	قرمانی دمشقی (وفات ۱۰۱۹ھ)	اخبار الدول
۲۴-	نورالدین حلبی (وفات ۱۰۴۴ھ)	السیرۃ الحلبیہ

مفسّرینِ قرآن

نمبر شمار	مفسّر	تفسیر
۱-	طبری (وفات ۳۱۰ھ)	تفسیر
۲-	ثعلبی (وفات ۴۲۷/۴۳۷ھ)	تفسیر
۳-	واحدی (وفات ۴۶۸ھ)	اسباب النزول)
۴-	قرطبی (وفات ۵۶۷ھ)	تفسیر
۵-	ابوسعود	تفسیر
۶-	فخرالدین رازی (وفات ۶۰۶ھ)	التفسیر الکبیر
۷-	ابن کثیر شامی (وفات ۷۷۳ھ)	تفسیر
۸-	نیشاپوری (آٹھویں صدی ہجری)	تفسیر
۹-	جلال الدین سیوطی	تفسیر
۱۰-	خطیب شربینی	تفسیر
۱۱-	آلوسی بغدادی (وفات ۱۲۷۰ھ)	تفسیر

متکلمینِ اسلام

نمبر شمار	مؤلف	تالیف
۱-	قاضی ابی بکر باقلانی بصری (وفات ۴۰۳ھ)	التمہید
۲-	قاضی عبدالرحمٰن ایجی شافعی (وفات ۷۵۶ھ)	المواقف
۳-	السید شریف جرجانی (وفات ۸۱۶ھ)	شرح المواقف
۴-	بیضاوی (وفات ۶۸۵ھ)	طوالع الانوار
۵-	شمس الدین اصفہانی	مطالع الانظار
۶-	تفتازانی (وفات ۷۹۲ھ)	شرح المقاصد
۷-	قوشجی المولی علاء الدین	شرح التجرید
۸-	قاضی النجم محمد شافعی (وفات ۸۷۶ھ)	بدیع المعانی
۹-	جلال الدین سیوطی	اربعین
۱۰-	مفتی الشام حامد بن علی العمادی	الصلاۃ الفاخرہ بالاحادیث المتواترہ
۱۱-	الالوسی بغدادی (وفات ۱۳۲۴ھ)	نشر اللئالی

ارباب لغت

لغت	مصنف	نمبر شمار
جمہرۃ اللغۃ	ابن درید محمد بن الحسن	۱۔
النہایۃ	ابن اثیر	۲۔
معجم البلدان	حموی	۳۔
تاج العروس	زبیدی حنفی	۴۔
مجموعہ نبہانیہ	نبہانی	۵۔

واقعۂ غدیر اور حدیث غدیر

پر

علمائے اسلام کی مستقل تالیفات

غدیر کے انتہائی اہم تاریخی واقعے پر ہر دور کے جیّد علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں۔ ان مؤلفین میں اسلام کے ہر فرقے کے علماء شامل ہیں۔ خاص طور سے حنفی مذہب کے علماء بڑی تعداد میں ہیں۔

۱۔ الولایۃ فی طرق حدیث۔ تالیف محمد ابن جریر طبری۔ (ولادت ۲۲۴ھ، وفات ۳۱۰ھ)
اس کتاب میں طبری پچھتر (۷۵)، روائتی سلسلوں سے حدیث غدیر کی سند دی ہے۔

۲۔ الولایۃ فی طرق حدیث الغدیر، تالیف حافظ ابن عقدہ (وفات ۳۳۳ھ)
اس کتاب میں حدیث غدیر کی روایت اصحابؓ پیغمبرؐ کے ایک سو پانچ (۱۰۵) سلسلوں سے کی گئی ہے۔

۳۔ من روی حدیث غدیر خم، تالیف ابو بکر محمد بن عمر بغدادی معروف بہ جعابی۔ (وفات ۳۵۵ھ)
اس کتاب میں اٹھتر (۷۸)، صحابیوں کی زبانی حدیث غدیر کی سند پیش کی گئی ہے اور ایک سو پچیس (۱۲۵) روائتی سلسلے درج کئے گئے ہیں۔

۴۔ طرق حدیث الغدیر، تالیف عبید اللہ ابن احمد انباری

۵- احمد ابن محمد زراری (وفات ۳۶۸ھ) اس عالم نے خطبۂ غدیر کا ایک جزء سند کے طور پر درج کیا ہے۔

۶- من روی حدیث غدیر خم

محمد ابن عبداللہ شیبانی (وفات ۳۷۲ھ)

۷- حافظ علی ابن عمر داقطنی بغدادی (وفات ۳۸۵) نے حدیث غدیر سے روائتی سلسلوں پر ایک رسالہ تحریر کیا ہے۔

۸- بیان حدیث الغدیر، تالیف شیخ محسن نیشاپوری۔

۹- طرق خبر الولایۃ، تالیف علی ابن عبدالرحمٰن قناتی (وفات ۴۱۳)

۱۰- کتاب یوم الغدیر، ابو عبداللہ الغظائری (وفات ۴۱۱ھ)

۱۱- الھدایہ فی حدیث الولایۃ، حافظ ابو سعید مسعود سجستانی (وفات ۴۷۷ھ) اس کتاب کے سترہ (۱۷) حصّے تھے اور اس کتاب میں ایک سو بیس (۱۲۰) صحابیوں کی زبانی حدیث غدیر کی روایت کی گئی ہے۔

۱۲- غدۃ البصیر فی حج یوم الغدیر، تالیف محمد بن علی بن عثمان کراجکی (وفات ۴۴۹ھ) اس کتاب کا قلمی نسخہ جو موجود ہے چار سو صفحے کا تھا۔

۱۳- حدیث الغدیر، تالیف علی بن بلال۔

۱۴ حدیث الغدیر، تالیف شیخ منصور رازی۔

اس کتاب میں راویوں کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے درج ہیں۔

۱۵- کتاب الولایہ، تالیف شیخ علی بن حسن کوفی۔

۱۶- دُعاۃ الھداۃ الیٰ اداء حق الموالاۃ، تالیف عبیداللہ حسکانی۔

۱۷ - طریق حدیث الولایۃ - تالیف شمس الدین محمد ذہبی (وفات ۷۴۸ھ)

۱۸ - اسنی المطالب فی مناقبِ علی ابن ابی طالب - تالیف شمس الدین محمد دمشقی شافعی (وفات ۸۳۳ھ)

اس کتاب میں منتخب کردہ اسّی (۸۰) روائتی سلسلوں سے حدیثِ غدیر کی سند دی گئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جو شخص اس حدیث کا منکر ہو اس کے انکار کا سبب جہل اور تعصب ہی ہو سکتا ہے۔

۱۹ - الرسالۃ الغدیریہ - تالیف عبداللہ ابن شاہ منصورِ قزوینی طوسی۔

۲۰ - حدیث الغدیر (بزبان اُردو) تالیف سید سبط حسن جالسی لکھنوی۔ (وفات ۱۳۰۶ھ)

۲۱ - عبقات الانوار، تالیف السید میر حامد حسین ابن سید محمد قلی موسوی لکھنوی۔ (وفات ۱۳۰۶) - یہ کتاب مطبوعہ نسخے کے ایک ہزار اسّی (۱۰۸۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلے ہندوستان میں دو جلدوں میں چھپی تھی۔ اور اب اصفہان میں تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک مثالی کارنامہ ہے اور تمام عالمِ اسلام بلکہ ساری علمی دنیا میں مشہور ہے۔

۲۲ - حدیث الولایۃ فی حدیث الغدیر - تالیف سید مہدی ابن سید علی غریضی نجفی۔ (وفات ۱۳۴۳ھ)

۲۳ - فیض القدیر فی حدیث الغدیر، تالیف الحاج شیخ عباس قمی (وفات ۱۳۵۹ھ)
یہ تین سو صفحے کی کتاب ہے۔

۲۴ - تفسیر التکمیل، تالیف سید مرتضیٰ حسین خطیب فتحپوری۔

۲۵- الغدیر فی الاسلام، تالیف شیخ محمد رضا نجفی۔

۲۶- اہداد الحقیر فی معنی حدیث الغدیر، تالیف الحاج السید مرتضیٰ تبریزی

غزالی کے اُستاد امام الحرمین کے بارے میں شیخ سلیمان حنفی نے اپنی مشہور کتاب ینابیع المودۃ میں لکھا ہے کہ انہوں نے بغداد میں ایک جلد ساز کے پاس ایک کتاب دیکھی تھی جس کی اٹھائیسویں جلد حدیث غدیر کی روایات پر تھی۔ اور انتیسویں جلد کا موضوع بھی یہی تھا۔

۲۷- الغدیر، تالیف علامہ محقق امینی حسینی مدظلہٗ (معاصر محقق)

یہ کتاب جو عصر حاضر میں اپنے موضوع پر بین الاقوامی شہرت کی مالک ہے۔ محترم مؤلف نے بیس جلدوں میں تالیف فرمائی ہے جن میں سے گیارہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور ان کی اشاعت تیسرے ایڈیشن تک پہنچ چکی ہے

بزمِ غدیر

حضور ختمی مرتبت ؐ کے حکم سے بزمِ غدیر آراستہ ہوئی۔ حجۃ الوداع سے واپس ہونے والے عظیم کارواں کا اجتماع تھا۔ جو لوگ ابھی پیچھے تھے وہ آکر شامل ہو گئے۔ جو لوگ مقامِ غدیر سے جُحفہ کی طرف بڑھ گئے تھے اُنھیں بحکمِ رسول ؐ واپس بلایا گیا۔ علاّمہ سبط ابن جوزی کی روایت کے مطابق مجمع ایک لاکھ کا تھا بلکہ حاضرین کی تعداد اس سے کچھ اوپر تھی۔ پیغمبر اعظم ؐ کی ہدایت کے مطابق منبر کا فوری اہتمام کیا گیا۔ پتھروں کی مُستحکم سلوں پر پالانوں کا منبر بہت نمایاں نظر آتا تھا۔ رسول ؐ الثقلین وحیِ الٰہی کی تعمیل میں اپنی رسالت کا آخری بنیادی پیغام پہنچانے کے لئے زیبِ منبر ہوئے، اور وہ تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جو دین اسلام کے یومِ تکمیل اور روزِ اتمامِ نعمت کا خُطبہ ہے۔ یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے علی علیہ السّلام کو منبر پر اپنے برابر میں بلا لیا اور حمد و ثنائے الٰہی، بیان حقائقِ شرعِ متین اور تفسیرِ اصولِ دین کے بعد علی علیہ السّلام کا بازو پکڑ کر بلند کیا۔ اور یہ کلمات ارشاد فرمائے:۔

"إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَا أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ"

اکثر روایات میں ہے یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرماتے ہوئے دستِ مبارک سے یداللہ کے بازو کو اتنا بلند کیا کہ رسالت اور امامت دونوں کے افق پر سفیدیِ بغل نمایاں ہو گئی۔

اعلان مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ کے بعد تاجدارِ رسالتؐ نے اپنے دستِ اقدس سے حضرت علی علیہ السّلام کو اپنا عمامہ پہنایا۔ اس عمامے کا نام سحاب تھا۔ اس طرح رسم تاجپوشی ادا ہوئی۔ ارشادِ رسولؐ ہے العمائم تیجانُ العرب۔ (عربوں کا تاج عمامہ ہے) اس حدیث کی روایت قضاعی، دیلمی اور سیوطی کے ہاں ملتی ہے۔ ابن الاثیر کی نہایہ میں بھی مذکور ہے۔ البحر الزخّار میں غزالی نے اسی سلسلے میں یہ حدیثِ نبوی درج کی ہے:۔

أتاکم علیؑ فی السحاب

(علیؑ سحاب (بادل) میں تمہارے پاس آئے)

احادیث اور روایات میں عمامہ پہنانے کی تفصیل درج ہے۔ جس میں یہ بھی ہے کہ عمامہ پہنا کر سرکارِ رسالتؐ نے حضرت علی کو دیکھا اور کہا فرشتے اسی طرح عمامہ پہنکر میرے پاس آتے رہے ہیں۔ بعض محدثین مثلاً جمال الدین زرندی حنفی نے یہ لکھا ہے کہ عمامہ پہنا کر سرکار رسالتؐ نے فرمایا:۔

من کنتُ مولاہ فعلیؑ مولاہ اللّٰھمّ والِ من والاہ و عادِ من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

غرض جب خطبۂ رسالت ختم ہوا اور منصب ولایت و وصایت کے اعلان کی تقریب اختتام پذیر ہوئی تو دربار رسولؐ سے وابستہ شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ نے سرکار رسالتؐ سے اجازت چاہی کہ ولایت مآبؑ کی منقبت اور غدیر خم کے اس تاریخی اعلان کی تقریب میں قصیدہ پیش کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا قل علیٰ برکت اللہ یعنی علیؑ کی مدح میں اپنے اشعار پڑھ کہ اللہ اس مداحی کو

برکت دیگا۔ حسانؓ نے بزمِ غدیر میں اپنا قصیدہ پیش کیا۔ اور جیسا کہ سرکارِ رسالتؐ نے ارشاد فرمایا تھا مداحی کے اس سلسلے کو خدا نے ایسی برکت دی کہ آج تک جہانِ شعر و سخن میں مدحِ جناب امیرؑ کا سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ حسان بن ثابتؓ کے اس تاریخی قصیدے کے اشعار یہ ہیں:۔

ینادیھم یوم الغدیر نبیُّھُم

بخم فاسمع بالرسول منادیا

یقول فمن مولاکم و ولیّکم

فقالوا ولم یبدوا ھناک التعامیا

إلٰھکَ مولانا وانت ولیّنا

وَلم ترمنّا فی الولایۃ عاصیا

فقال لہ قم یا علیُّ فإنّنی

رضیتک من بعدی اماماً وھادیا

فمن کنت مولاہ فھذا ولیّہ

فکونوا لہ انصار صدق موالیا

ھناک دعا اللھمّ وال ولیہ

وَکن للّذی عادا علیاً ھادیا

اس کے بعد سرکارِ رسالتؐ نے سب کو حکم دیا کہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیعت کریں۔ اور علیؑ کو مبارکباد دیں۔ چنانچہ بیعت اور تہنیت کا سلسلہ اس عظیم اجتماع میں ظہرین سے مغربین تک رہا۔ بزمِ غدیر کے اس سلسلۂ تہنیت میں اتنی دیر لگی کہ نمازیں ملا کر پڑھی گئیں۔

خطبہ کے چند ضروری حوالے

صحیفہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس خطبے میں جب وہ جُملہ آیا جس میں لفظ صحیفہ استعمال ہوا ہے تو لوگ یہ اشارہ نہ سمجھ سکے۔ صرف وہی لوگ سمجھے جنھوں نے مکّے میں حجۃ الوداع کے موقع پر سازش کر کے رسول اللہؐ کے خلاف ایک تحریر تیار کی تھی۔

آیاتِ قرآنیہ خطبے میں بعض آیات پوری کی پوری آئی ہیں اور بعض کے صرف اجزا جملوں میں شامل ہیں۔ ایسا بھی ہے کہ کہیں دو مختلف آیتوں کے اجزا ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں۔ خطبے کے متن میں ہم نے ان مقامات کو واوین میں ظاہر کر دیا ہے۔

عبث در معنیِ مَن کُنتُ مَولا می روی ہر سو
علیؑ مولا بایں معنی کہ پیغمبر بود مولا

خُطبۂ غدیرُ

يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فِیْ تَوَحُّدِهٖ وَدَنٰی فِیْ تَفَرُّدِهٖ
وَجَلَّ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَعَظُمَ فِیْ اَرْکَانِهٖ،
وَاَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَهُوَ فِیْ مَکَانِهٖ،
وَقَهَرَ جَمِیْعَ الْخَلْقِ بِقُدْرَتِهٖ وَبُرْهَانِهٖ مَجِیْدًا لَمْ
یَزَلْ مَحْمُوْدًا لَا یَزَالُ،
بَارِیُٔ الْمَسْمُوْکَاتِ وَدَاحِی الْمَدْحُوَّاتِ وَجَبَّارُ الْاَرَضِیْنَ
وَالسَّمٰوٰتِ،
قُدُّوْسٌ سُبُّوْحٌ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ مُتَفَضِّلٌ عَلٰی
جَمِیْعِ مَنْ بَرَأَهٗ مُتَطَوِّلٌ عَلٰی مَنْ اَدْنَاهُ
یَلْحَظُ کُلَّ عَیْنٍ وَالعُیُوْنُ لَا تَرَاهُ،
کَرِیْمٌ حَلِیْمٌ ذُوْ اَنَاةٍ قَدْ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ رَحْمَتُهٗ وَمَنَّ
عَلَیْهِمْ بِنِعْمَتِهٖ،
لَا یُعَجِّلُ بِانْتِقَامِهٖ وَلَا یُبَادِرُ اِلَیْهِمْ بِمَا اسْتَحَقُّوْا
مِنْ عَذَابِهٖ،
قَدْ فَهِمَ السَّرَائِرَ وَعَلِمَ الضَّمَائِرَ وَلَمْ یَخْفَ عَلَیْهِ
الْمَکْنُوْنَاتُ وَلَا اشْتَبَهَتْ عَلَیْهِ الْخَفِیَّاتُ،

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط

(۱) اللہ کے لئے ہے حمد، جو اپنی ذات کے واحد ہوتے ہوئے بلند و برتر اور سب پر غالب ہے، اور فرد و منفرد ہوتے ہوئے سب سے قریب ہے،

اپنی شانِ سلطانی میں اُس جلالت کا اور اپنے اصولِ جہاں بانی میں اس عظمت کا مالک ہے جو اُسے بذاتہ اور بطورِ دوام حاصل ہے۔

اُس کا علم ہر چیز پر محیط ہے؛ وہ اپنی جگہ ہوتے ہوئے ہر جگہ ہے،

وہ ساری خلقت پر غالب ہے، اپنی قدرت سے اور اپنی دلیل و حجّت سے وہ عزّت و بزرگی والا ہے اور ہمیشہ سے ہے؛ لائقِ ستائش اور صاحبِ ذاتِ ستودہ ہے اور ہمیشہ کیلئے تمام بلند چیزوں کا پیدا کرنے والا اور تمام بچھی ہوئی چیزوں کا بچھانے والا ہے بلند و پست کا خالق، زمینوں اور آسمانوں کی باگ ڈور اُسی کے دستِ قدرت میں ہے؛

پاک و پاکیزہ ہے اُس کی ذات؛ سب اُس کے نام کی تسبیح پڑھتے ہیں، وہ رب ہے ملائکہ اور رُوح کا؛ ساری مخلوق پر فضل و احسان کرنے والا اور اُن پر جو اُس کا قرب حاصل کریں زیادہ سے زیادہ جود و بخشش کرنے والا؛ ہر آنکھ اس کی نظر میں ہے اور آنکھیں اُسے نہیں دیکھ سکتیں؛ کریم اور بُردبار ہے، اُس کے کام آہستگی سے ہوتے ہیں؛ اُس کی رحمت ہر چیز کو اپنی وسعت کے سائے میں لئے ہے اور وہ سب پر اپنی نعمت سے احسان کرتا ہے؛ انتقام لینے میں اسے جلدی کرنے کی احتیاج نہیں، عذاب دینے میں جسکے لوگ مستحق ہوں، وہ عُجلت نہیں کرتا، پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور دلوں کے حال سے آگاہ ہے۔ چھپائی ہوئی چیزیں اس پر مخفی نہیں، اور خفیہ معاملات اُس پر مشتبہ نہیں، آشکار ہیں۔

لَهُ الْإِحَاطَةُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَالْغَلَبَةُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
وَالْقُوَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَالْقُدْرَةُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
لَيْسَ مِثْلَهُ شَيْءٌ وَهُوَ مُنْشِئُ الشَّيْءِ حِينَ لَا شَيْءَ
دَائِمٌ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
جَلَّ أَنْ تُدْرِكَهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ،
لَا يَلْحَقُ أَحَدٌ وَصْفَهُ مِنْ مُعَايَنَةٍ وَلَا يَجِدُ أَحَدٌ
كَيْفَ هُوَ مِنْ سِرٍّ وَعَلَانِيَةٍ
إِلَّا بِمَا دَلَّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَفْسِهِ،
وَأَشْهَدُ بِأَنَّهُ اللهُ الَّذِي مَلَأَ الدَّهْرَ قُدْسُهُ وَالَّذِي
يَغْشَى الْأَبَدَ نُورُهُ،
وَالَّذِي يُنْفِذُ أَمْرَهُ بِلَا مُشَاوَرَةِ مُشِيرٍ وَلَا مَعَهُ
شَرِيكٌ فِي تَقْدِيرٍ وَلَا تَفَاوُتَ فِي تَدْبِيرٍ،
صَوَّرَ مَا أَبْدَعَ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ وَخَلَقَ مَا خَلَقَ بِلَا مَعُونَةٍ
مِنْ أَحَدٍ وَلَا تَكَلُّفٍ وَلَا احْتِيَالٍ،
أَنْشَأَهَا فَكَانَتْ وَبَرَأَهَا فَبَانَتْ،
فَهُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُتْقِنُ الصَّنْعَةِ الْحَسَنُ
الصَّنِيعَةِ الْعَدْلُ الَّذِي لَا يَجُورُ وَالْأَكْرَمُ الَّذِي تَرْجِعُ
إِلَيْهِ الْأُمُورُ،

ہر شے پر اس کا احاطہ ہے اور ہر چیز پر اسے غلبہ حاصل ہے۔

اِس کی قوّت ہر شے میں جاری و ساری اور اس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔

کوئی شے اس کی مثل نہیں، وہ ہر شے کا خالق و موجد ہے اور اُسوقت سے جب کوئی شے موجود نہ تھی،

وہ اپنے عدل کیساتھ دائم و قائم ہے اور اُس عزّت و حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں

اُس کی شان اس سے بالاتر ہے کہ بینائیاں اِس کا ادراک کرسکیں، وہ بینائیوں کا ادراک کرتا ہے

بڑا باریک بین اور کارآگاہ ہے، اُس کی ذات وہ ہے کہ

کوئی شخص مشاہدہ کرکے بیان نہیں کرسکتا کہ وہ کیسا ہے اور نہ یہ کوئی جان سکتا ہے کہ وہ

کیا ہے، از رُوئے ظاہر یا از رُوئے باطن،

سوائے اُن حقائق کے جنہیں خود اس نے دلیلِ معرفت قرار دیا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کی ذات وہ ہے جس کی قدُوسیّت سے تمام عالم معمُور ہے۔

اور اُس کا نُور ابدیت کو اپنے دامن میں لئے ہے۔

اس کا حکم بغیر کسی مشورہ دینے والے کے مشورے کے نفاذ پاتا ہے امرِ تقدیر میں اس کا

کوئی شریک نہیں۔ اس کی تدبیر میں تفاوت و اختلاف نہیں۔

ہر چیز جو اُس نے پیدا کی۔ اُس کی صورت گری کسی نمونہ کے بغیر کی، اس نے جس چیز کو خلق کیا

بغیر کسی کی مدد کے خلق کیا اور اسمیں اُسے نہ کوئی اہتمام کرنا پڑا، نہ کسی ساز و سامان کی احتیاج ہوئی۔

اس نے جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا وہ ہو گئی اور جس چیز کو پیدا کیا اس نے نمود حاصل کرلی،

وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اپنی صنعت میں کامل اور بہترین صانع ہے

ایسا عادل کہ اس کی ذات سے کبھی ظلم صادر نہیں ہوتا۔ وہ ایسی بزرگی والا ہے کہ تمام

امور کی بازگشت اُسی کی طرف ہے اور اُسی کی طرف ہوگی،

وَاَشْهَدُ اَنَّهُ الَّذِیْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ ،
وَخَضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِهَیْبَتِهٖ مَالِكُ الْاَمْلَاكِ وَمُفَلِّكُ الْاَفْلَاكِ
وَمُسَخِّرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ كُلٌّ یَجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی یُكَوِّرُ اللَّیْلَ
عَلَی النَّهَارِ وَیُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَی اللَّیْلِ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ،
قَاصِمُ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَمُهْلِكُ كُلِّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ ،
لَمْ یَكُنْ مَعَهٗ ضِدٌّ وَلَا نِدٌّ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ،
اِلٰهٌ وَاحِدٌ وَرَبٌّ مَاجِدٌ ،
یَشَآءُ فَیَمْضِیْ وَیُرِیْدُ فَیَقْضِیْ ،
وَیَعْلَمُ فَیُحْصِیْ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ
وَیُفْقِرُ وَیُغْنِیْ وَیُضْحِكُ وَیُبْكِیْ ،
وَیَقْصِیْ وَیَمْنَعُ وَیُثْرِیْ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ،
یُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ ،
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ مُجِیْبُ الدُّعَآءِ وَمُجْزِلُ الْعَطَاءِ
مُحْصِی الْاَنْفَاسِ وَرَبُّ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ،
لَا یُشْكِلُ عَلَیْهِ شَیْءٌ وَلَا یُضْجِرُهٗ صُرَاخُ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ
وَلَا یُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ ،
اَلْعَاصِمُ لِلصَّالِحِیْنَ وَالْمُوَفِّقُ لِلْمُفْلِحِیْنَ وَمَوْلٰی

میں گواہی دیتا ہوں کہ ہر چیز اُس کی قدرت کے آگے پست ہے،

اور ہر شے اُس کی ہیبت کے مقابل سرنگوں اور فرمانبردار ہے، وہ مالکِ حقیقی ہے۔ مالکوں کا مالک، افلاک کا حاکم اور کارفرما، شمس و قمر سے خدمت لینے والا، ان میں سے ہر ایک معین وقت کیلئے گردش میں ہے، وہ رات کو دن پر غالب کر دیتا ہے اور دن کو رات پر غلبہ دے دیتا ہے، اس طرح کہ دن اور رات دونوں ایک دوسرے کے پیچھے برابر گردش میں ہیں۔

وہ ہر کینہ ور جابر کا سر توڑنے والا ہے اور ہر سرکش شیطان کا ہلاک کرنے والا۔

نہ اس کا کوئی مد مقابل اور حریف ہے اور نہ کوئی ہمسر اور شریک، وہ یکتا ہے، بے نیاز ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اس کی کوئی اولاد، نہ اُسکا کوئی ہمسر ہے اور نہ کوئی اُسکے برابر کا، وہ معبودِ یکتا ہے اور پروردگار بزرگ و برتر،

جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے، اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے فوراً کر دکھاتا ہے۔

وہ جانتا ہے اور ایک ایک بات جانتا ہے، مارتا ہے اور جلاتا ہے۔

فقیر بناتا ہے، غنی بناتا ہے، وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے۔

وہی قریب کرتا ہے اور وہی دُور رکھتا ہے۔ وہی محروم کرتا ہے اور وہی نوازتا ہے۔ ہر طرح کا اختیار اُسی کو ہے

حمد اسی کیلئے ہے، خیر و سعادت اسی کے اختیار میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں،

اس عزیز و غفار کے سوا کوئی معبود نہیں وہ دعا کا قبول کرنے والا اور عطاؤں پر عطائیں کرنے والا ہے۔ وہ ہر ایک کی سانسوں کا شمار جانتا ہے، وہ جن و انس کا پروردگار ہے۔ اس کے لئے کوئی بات مشکل نہیں، فریاد کرنیوالوں کی فریاد اس کو پریشان نہیں کرتی اور گریہ وزاری کرنیوالوں کی گریہ وزاری سے وہ تنگ اور عاجز نہیں آتا،

الْمُؤْمِنِينَ وَرَبُّ الْعٰلَمِينَ ،

الَّذِي اسْتَحَقَّ مِنْ كُلِّ مَنْ خَلَقَ أَنْ يَشْكُرَهُ وَيَحْمَدَهُ عَلَى

السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ

وَأُؤْمِنَ بِهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ،

أَسْمَعُ أَمْرَهُ وَأُطِيعُ وَأُبَادِرُ إِلَى كُلِّ مَا يَرْضَاهُ ،

وَأَسْتَسْلِمُ لِمَا قَضَاهُ رَغْبَةً فِي طَاعَتِهِ وَخَوْفًا مِنْ عُقُوبَتِهِ

لِأَنَّهُ اللّٰهُ الَّذِي لَا يُؤْمَنُ مَكْرُهُ وَلَا يُخَافُ جَوْرُهُ ،

أُقِرُّ لَهُ عَلَى نَفْسِي بِالْعُبُودِيَّةِ وَأَشْهَدُ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ

وَأُؤَدِّي مَا أَوْحَى إِلَيَّ حَذَرًا مِنْ أَنْ لَا أَفْعَلَ فَتَحِلَّ بِي

مِنْهُ قَارِعَةٌ لَا يَدْفَعُهَا عَنِّي أَحَدٌ وَإِنْ عَظُمَتْ حِيلَتُهُ ،

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لِأَنَّهُ أَعْلَمَنِي إِنِّي إِنْ لَمْ أُبَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيَّ

فَمَا بَلَّغْتُ رِسَالَتَهُ ،

فَقَدْ ضَمِنَ لِي تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعِصْمَةَ وَهُوَ اللّٰهُ الْكَافِي الْكَرِيمُ

فَأَوْحَى إِلَيَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فِي عَلِيٍّ ،

وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ"

(٢) مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا قَصَّرْتُ فِي تَبْلِيغِ مَا أَنْزَلَهُ إِلَيَّ

وَأَنَا مُبَيِّنٌ لَكُمْ سَبَبَ هٰذِهِ الْآيَةِ

أَنَّ جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَبَطَ إِلَيَّ مِرَارًا ثَلَاثًا يَأْمُرُنِي عَنْ

وہ نیک بندوں کو ہر برائی سے بچانے والا اور فلاح پانے والوں کو توفیق عطا کرنیوالا ہے اور مالک و آقا ہے، مومنین کا اور تمام عالموں کا پروردگار۔

جسکا حق ہے ہر اس فرد پر جسے اس نے خلق فرمایا کہ اسکا شکر ادا کرے اور شکر گزار رہے اور اسکی حمد کرے خوشحالی میں، بدحالی میں، راحت میں، عسرت میں اور میرا ایمان ہے اس پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اور اس کے بھیجے ہوؤں پر،

میں اسکے امر اور حکم کو سنتا ہوں اور اس پر کاربند ہوں اور جو کچھ وہ چاہتا ہے اسکے بجالانے کیلئے حاضر و آمادہ ہوں اسکا فیصلہ ماننے پر مستعد ہوں، برضا و رغبت اسکی اطاعت کی خاطر اور اسکی عقوبت سے خوف کیساتھ، اسلیئے کہ اللہ کی ذات وہ ہے جسکے انتقام سے پناہ نہیں اور اسکا کوئی خطرہ نہیں کہ اسکی طرف سے کوئی ظلم ہوگا۔ میں اپنے نفس کیطرف سے اس کیلئے اقرار کرتا ہوں کہ میں اسکا بندہ ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ رب ہے۔

اور جو کچھ اس نے میری طرف وحی فرمائی ہے اسے پہنچاتا ہوں اس احساس کے ساتھ کہ اگر میں ایسا نہ کروں تو مجھ پر ایسی بلا نازل ہوگی جسے مجھ سے کوئی دفع نہ کرسکے گا خواہ کیسا ہی بڑا تدبیر والا کیوں نہ ہو،

اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ جو حکم اس وقت مجھ پر نازل کیا گیا ہے اگر میں اسے نہ پہنچاؤں تو گویا میں نے اس کی رسالت ہی نہیں پہنچائی ۔

اس خداوند بزرگ و برتر نے اس بات کی ضمانت فرمائی ہے کہ وہ مجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور اللہ کی ذات کافی اور کریم ہے۔

اس نے مجھے یہ وحی فرمائی ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے رسول جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے علیؑ کے بارے میں نازل کیا گیا ہے اُسے پہنچا دو۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے رسالت ہی نہ پہنچائی ، اور اللہ لوگوں کے شر سے تمہیں محفوظ رکھے گا"

السَّلَامِ رَبِّي وَهُوَ السَّلَامُ،

أَنْ اَقُوْمَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاُعْلِمَ كُلَّ اَبْيَضٍ وَاَسْوَدٍ

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيطَالِبٍ اَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ وَالْاِمَامُ مِنْ

بَعْدِيْ،

اَلَّذِيْ مَحَلُّهُ مِنِّيْ مَحَلُّ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى

اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ،

وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيَّ بِذٰلِكَ آيَةً مِنْ كِتَابِهٖ

"اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا،

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ"

وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَهُوَ رَاكِعٌ

يُرِيْدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَسَاَلْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَنْ يَسْتَعْفِيَ لِيْ عَنْ تَبْلِيْغِ ذٰلِكَ اِلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ لِعِلْمِيْ

بِقِلَّةِ الْمُتَّقِيْنَ وَكَثْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاِدْغَالِ الْآثِمِيْنَ

وَخَتْلِ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ بِالْاِسْلَامِ،

اَلَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ بِاَنَّهُمْ "يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ

مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَيَحْسِبُوْنَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ"

وَكَثْرَةِ اَذَاهُمْ لِيْ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰى سَمُّوْنِيْ اُذُنًا وَزَعَمُوْا

اَنِّيْ كَذٰلِكَ،

(۲) ایّھا الناس، جو کچھ اُس نے نازل فرمایا میں نے اُس کے پہنچانے میں کوتاہی نہیں کی، اور اب میں اِس آیت کی شانِ نزول بھی تمہارے لئے واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تین مرتبہ آئے اور یہ حکم لائے،

سلام کے ساتھ میرے رب کی طرف سے جو خود سلام ہے اور سلامی کا مبدا، کہ میں اس مقام پر کھڑے ہوکر ہر گورے اور کالے کو یہ اطلاع دوں۔

کہ علیؑ بن ابی طالب میرے بھائی، میرے وصی، میرے خلیفہ اور میرے بعد امام ہیں۔

جن کی منزلت اور نسبت میرے ساتھ وہی ہے جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی، فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

وہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد تم سب کا ولی ہے۔

اس بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب میں ایک آیت مجھ پر نازل فرما چکا ہے "سوائے اِس کے نہیں ہے کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں"۔

اور علیؑ بنِ ابی طالب نے اقامۂ صلوٰۃ کیا اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دی،

خداوندِ عزّوجل کی خوشنودی اُسے ہر حال میں مدِّنظر رہتی ہے اور میں نے جبرئیلؑ سے خواہش کی کہ خداوند تعالیٰ مجھے اِس حکم کے تم لوگوں تک پہنچانے سے معاف رکھے اس لئے کہ میں جانتا ہوں متّقین کی کمی ہے اور منافقین کی کثرت اور گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کا مکر و فریب،

اور اسلام کا استہزاء کرنے والوں کی حیلہ بازیاں بروئے کار،

لِكَثْرَةِ مُلَازَمَتِهِ إِيَّايَ وَإِقْبَالِي عَلَيْهِ،
حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ،
"وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ۔
قُلْ اُذُنُ عَلَى الَّذِيْنَ يَزْعَمُوْنَ أَنَّهُ أُذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ،
وَلَوْ شِئْتُ أَنْ اُسَمِّيَ بِأَسْمَائِهِمْ لَسَمَّيْتُ،
وَأَنْ اُوْمِئَ إِلَيْهِمْ بِأَعْيَانِهِمْ لَأَوْمَأْتُ،
وَأَنْ أَدُلَّ عَلَيْهِمْ لَدَلَلْتُ
وَلٰكِنِّيْ وَاللهِ فِيْ اُمُوْرِهِمْ قَدْ تَكَرَّمْتُ،
وَكُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرْضَى اللهُ مِنِّيْ إِلَّا أَنْ اُبَلِّغَ مَا اُنْزِلَ إِلَيَّ
(ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِ السَّلَامُ)
" يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (فِيْ عَلِيٍّ)
وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ
النَّاسِ"

(٣) فَاعْلَمُوْا مَعَاشِرَ النَّاسِ أَنَّ اللهَ قَدْ نَصَبَهُ لَكُمْ
وَلِيًّا وَإِمَامًا،
مُفْتَرَضَةً طَاعَتُهُ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَعَلَى التَّابِعِيْنَ
لَهُمْ بِإِحْسَانٍ،
وَعَلَى الْبَادِيْ وَالْحَاضِرِ وَعَلَى الْأَعْجَمِيِّ وَالْعَرَبِيِّ

یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر خداوند تعالیٰ نے اِس طرح فرمایا ہے " وہ اپنی زبان سے وہ کچھ کہتے ہیں

جو اُن کے دِلوں میں نہیں ہوتا اور وُہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت بات ہے"

اور یہ لوگ مجھے بارہا اذیتیں پہنچا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ میرا نام رکھا اور کہا کہ یہ کان ہی کان ہے اور یہ سمجھ لیا کہ میں ایسا ہی ہوں۔

اس وجہ سے کہ میں علیؑ کو اپنے پاس زیادہ رکھتا ہوں اور ان کی طرف توجہ زیادہ کرتا ہوں، آخر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھ پر یہ آیت نازل کی ،

"اور اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو نبیؐ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ کان ہی کان ہیں، تُم ان لوگوں کے جواب میں جو تُم کو ایسا سمجھتے ہیں یہ کہہ دو اے رسولؐ کہ تم لوگوں کے لئے اس کا کان ہونا بہتر ہے"۔

اور اگر میں یہ چاہوں کہ ان کے نام تبلاؤں تو تبلا سکتا ہوں ،

اور اگر یہ چاہوں کہ ان کی طرف اشارہ کردوں تو کر سکتا ہوں۔

اور اگر یہ چاہوں کہ ان کا پتہ بتاؤں تو بتا سکتا ہوں۔

لیکن واللہ میں نے ان کے تمام معاملات میں اخلاقِ کریمانہ کا برتاؤ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ میرا کوئی عذر قبول نہیں فرماتا اور یہی حکم دیتا ہے کہ میری طرف جو کچھ اِس وقت نازل کیا ہے وہ پہنچا دُوں۔

(پھر آنحضرت علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی)

"اے رسولؐ جو کچھ (علیؑ کے بارے میں) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف

وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ،
وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَعَلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَعَلَى كُلِّ مُوَحِّدٍ،
مَاضٍ حُكْمُهُ جَائِزٌ قَوْلُهُ نَافِذٌ أَمْرُهُ،
مَلْعُونٌ مَنْ خَالَفَهُ،
مَرْحُومٌ مَنْ تَبِعَهُ وَمَنْ صَدَّقَهُ،
فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ،
وَلِمَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَأَطَاعَ لَهُ،

(٤) مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّهُ آخِرُ مَقَامٍ أَقُومُهُ فِي هَذَا الْمَشْهَدِ
فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَانْقَادُوا لِأَمْرِ رَبِّكُمْ،
فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ وَلِيُّكُمْ وَإِلٰهُكُمْ،
ثُمَّ مِنْ دُونِهِ رَسُولُهُ مُحَمَّدٌ وَلِيُّكُمْ الْقَائِمُ الْمُخَاطِبُ لَكُمْ
ثُمَّ مِنْ بَعْدِي عَلِيٌّ ؑ وَلِيُّكُمْ وَإِمَامُكُمْ بِأَمْرِ اللهِ رَبِّكُمْ
ثُمَّ الْإِمَامَةُ فِي ذُرِّيَّتِي مِنْ وُلْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ،
يَوْمَ تَلْقَوْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ
لَا حَلَالَ إِلَّا مَا أَحَلَّهُ اللهُ وَلَا حَرَامَ إِلَّا مَا حَرَّمَهُ اللهُ
عَرَّفَنِي الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَأَنَا أَفْضَيْتُ بِمَا عَلَّمَنِي رَبِّي مِنْ كِتَابِهِ،
وَحَلَالِهِ وَحَرَامِهِ إِلَيْهِ،

نازل کیا گیا وہ پہنچا دو،

اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا اس کی رسالت ہی نہیں پہنچائی اور اللہ لوگوں کے شر سے تمہیں محفوظ رکھے گا۔"

(۳) اے لوگو سمجھ لو کہ اللہ نے علیؑ کو یقیناً تمہارے واسطے ایسا ولی اور ایسا امام مقرر کر دیا ہے جس کی اطاعت مہاجرین و انصار پر اور ان پر لازم ہے جو نیکی میں ان کے تابع ہیں ان پر بھی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور ان پر بھی جو شہروں میں آباد ہیں۔ اسی طرح ہر عجمی پر اور ہر عرب پر،

آزاد پر بھی اور غلام پر بھی،

ہر چھوٹے بڑے پر، ہر گورے کالے پر، اور ہر اس شخص پر جو خدا کی توحید پر ایمان رکھتا ہے۔

اسکا حکم جاری ہوگا، اس کی بات ماننی واجب ہوگی، اس کا فرمان نافذ ہوگا۔

جو اس کی مخالفت کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہے۔

رحمت کا مستحق وہ ہوگا جو اس کی پیروی کرے گا اور جو اس کی تصدیق کرے گا

ایسے شخص کو اللہ نے قابلِ مغفرت قرار دیا ہے۔

اور اس شخص کو بھی جو علیؑ کی بات سُنے گا اور اس کی اطاعت کرے گا

(۴) ایہا الناس یہ آخری موقعہ اور مقام ہے کہ میں سب کے سامنے اسے قائم مقام بناتا ہوں۔ سُنو اور اطاعت کرو اور اپنے رب کا حکم مانو،

کہ خداوندِ عزّ و جل تمہارا معبود اور تمہارا ولی ہے۔

اس کے بعد اس کا رسول محمدؐ تمہارا ولی ہے جو تم سے کھڑا بات کر رہا ہے۔

پھر میرے بعد اللہ کے حکم سے جو تمہارا رب ہے علیؑ تمہارا ولی اور امام ہے۔

٥ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا مِنْ عِلْمٍ إِلَّا وَقَدْ أَحْصَاهُ اللهُ فِيَّ،
وَكُلُّ عِلْمٍ عُلِّمْتُهُ فَقَدْ أَحْصَيْتُهُ فِي عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ،
مَا مِنْ عِلْمٍ إِلَّا وَقَدْ عَلَّمْتُهُ عَلِيًّا وَهُوَ الْإِمَامُ الْمُبِينُ،

٦ مَعَاشِرَ النَّاسِ لَا تَضِلُّوا عَنْهُ وَلَا تَنْفِرُوا مِنْهُ وَلَا تَسْتَنْكِفُوا مِنْ وِلَايَتِهِ،
فَهُوَ الَّذِي يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَيَعْمَلُ بِهِ وَيُزْهِقُ الْبَاطِلَ وَيَنْهَى عَنْهُ وَلَا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ،
ثُمَّ إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالَّذِي فَدَى رَسُولَ اللهِ بِنَفْسِهِ
وَالَّذِي كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ وَلَا أَحَدَ يَعْبُدُ اللهَ مَعَ رَسُولِهِ مِنَ الرِّجَالِ غَيْرُهُ،

٧ مَعَاشِرَ النَّاسِ فَضِّلُوهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ اللهُ وَاقْبَلُوهُ فَقَدْ نَصَبَهُ اللهُ،

٨ مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّهُ إِمَامٌ مِنَ اللهِ وَلَنْ يَتُوبَ اللهُ عَلَى أَحَدٍ أَنْكَرَ وِلَايَتَهُ،
وَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُ،
حَتْمًا عَلَى اللهِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ خَالَفَ أَمْرَهُ فِيهِ
وَأَنْ يُعَذِّبَهُ عَذَابًا نُكْرًا أَبَدَ الْآبَادِ وَدَهْرَ الدُّهُورِ،
فَاحْذَرُوا أَنْ تُخَالِفُوهُ فَتَصْلُوا نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ

پھر قیامت کے دن تک امامت میری ذرّیت میں رہے گی جو اِس (علیؑ) کے صلب سے ہوگی،

یہ سلسلہ اُس دِن تک جاری رہے گا جب تم اللہ اور اس کے رسُولؐ کے سامنے آخرت میں

حاضر ہوگے۔

کوئی چیز حلال نہ ہوگی سوائے اس کے جسے اللہ نے حلال قرار دیا اور کوئی چیز حرام نہ ہو

گی ،سوائے اس کے جسے اللہ نے حرام قرار دیا

مجھے اللہ نے حرام وحلال کی معرفت دی اور مَیں نے اس (علیؑ) کے سپرد کر دیا کتاب کا

علم جو میرے رب نے مجھے دیا تھا۔

اور حلال وحرام کا علم،

(۵) اے لوگو، کوئی علم ایسا نہیں ہَے جسے خدا نے میری ذات میں محصور نہ فرما دیا ہو۔

اور میں نے وہ امام المتقین علیؑ کو نہ دے دیا ہو۔

کوئی ایسا علم نہیں ہَے کہ میں نے علیؑ کو تعلیم نہ کیا ہو۔ امام مُبین یہی ہے۔

(۶) لوگو اس سے بہک کر اور طرف نہ جانا۔ اِس سے الگ نہ ہونا اور اس کو حاکم بنانے

سے بیزاری اختیار نہ کرنا۔

اس لیئے کہ یہی حق کی طرف ہدایت کرے گا۔ اور یہی حق پر عمل کرے گا اور یہی باطل کو مٹائے

گا۔ اور یہی باطل سے باز رکھے گا۔ اور اللہ کے کام سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت

اسے نہ روک سکے گی۔

پھر یہ بھی سمجھ لو کہ یہی پہلا شخص ہے جو اللہ اور اللہ کے رسُولؐ پر ایمان لایا،

اور جس نے رسولؐ پر اپنی جان فدا کی،

اور رسولؐ کے ساتھ ہو کر اللہ کی عبادت ایسی حالت میں کرتا رہا کہ کوئی اس کے سوا شخص مردوں

وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ"

٩ اَيُّهَا النَّاسُ بِيْ وَاللهِ بَشَّرَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَاَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْحُجَّةُ الْاُوْلٰی ،
وَمَنْ شَكَّ فِیْ شَیْءٍ مِنْ قَوْلِیْ هٰذَا فَقَدْ شَكَّ فِی الْكُلِّ مِنْهُ
وَالشَّاكُّ فِی الْكُلِّ فَلَهُ النَّارُ

١٠ مَعَاشِرَ النَّاسِ حَبَانِیَ اللهُ بِهٰذِهِ الْفَضِیْلَةِ مَنًّا مِنْهُ عَلَیَّ
وَاِحْسَانًا مِنْهُ اِلَیَّ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ مِنِّیْ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِیْنَ
عَلٰی كُلِّ حَالٍ ،

١١ مَعَاشِرَ النَّاسِ فَضِّلُوْا عَلِیًّا فَاِنَّهُ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدِیْ
مِنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰی ،
بِنَا اَنْزَلَ اللهُ الرِّزْقَ وَبَقِیَ الْخَلْقُ

١٢ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَغْضُوْبٌ مَغْضُوْبٌ عَلٰی مَنْ رَدَّ قَوْلِیْ هٰذَا
وَلَمْ یُوَافِقْهُ ،
اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَخْبَرَنِیْ عَنِ اللهِ تَعَالٰی بِذَالِكَ ،
وَیَقُوْلُ مَنْ عَادٰی عَلِیًّا وَلَمْ یَتَوَلَّهُ فَعَلَیْهِ لَعْنَتِیْ وَغَضَبِیْ
فَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللهَ اَنْ تُخَالِفُوْهُ ،
فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اِنَّ اللهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ،

١٣ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهُ جَنْبُ اللهِ اَنْزَلَ فِیْ كِتَابِهٖ ،

میں سے رسول اللہ کا ساتھی نہ تھا۔

(۷) لوگو اس کی فضیلت تسلیم کرو، کہ اسے اللہ نے فضیلت دی ہے اور اس کی امامت کو مانو کہ اللہ نے اس کو امام مقرر کیا ہے۔

(۸) لوگو، یہ اللہ کی طرف سے امام ہے اور اللہ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہ کرے گا، جو اس کی امامت کا منکر ہو گا۔

اور ہرگز اسے نہ بخشے گا۔

اور اللہ کی طرف سے یہی ہوگا کہ جو علیؑ کے حکم کی مخالفت کرے اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرے،

کہ اس کو ہمیشہ کے لئے سخت سے سخت عذاب دے۔

پس تم اس کی مخالفت سے بچتے رہنا کہ کہیں اس آگ میں نہ چلے جاؤ، جس کا ایندھن آدمی ہوں گے اور پتھر اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(۹) لوگو، مجھ سے پہلے انبیاء اور مرسلین کو قسم بخدا میری ہی بشارت دی گئی تھی اور میں ہی تمام نبیوں اور رسولوں کا خاتم اور تمام مخلوق پر خدا کی اوّلین حجّت ہوں۔

تو جو میری اس بات میں شک کرے اس نے گویا سب باتوں پر شک کیا اور جو کل باتوں پر شک کرنے والا ہے جہنم اس کے واسطے تیار ہے۔

(۱۰) لوگو اللہ تعالےٰ نے اپنے احسان و کرم سے جو مجھ پر ہر دم مبذول ہے۔ یہ فضیلت مجھے عطا فرمائی ہے۔

اس خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری طرف سے ابد تک اس کی حمد و ثنا رہو، ہر صورت میں، ہر حال میں،

يَا حَسْرَتَا عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِىْ جَنْبِ اللّٰهِ

(۱۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ تَدَبَّرُوا الْقُرْاٰنَ
وَافْهَمُوْا آيَاتِهٖ وَانْظُرُوْا اِلٰى مُحْكَمَاتِهٖ
وَلَا تَتَّبِعُوْا مُتَشَابِهَهٗ
فَوَاللّٰهِ لَنْ يُبَيِّنَ لَكُمْ زَوَاجِرَهٗ وَلَا يُوْضِحُ لَكُمْ تَفْسِيْرَهٗ،
اِلَّا الَّذِىْ اَنَا آخِذٌ بِيَدِهٖ وَمُصْعِدُهٗ اِلَىَّ وَشَائِلٌ بِعَضُدِهٖ
وَمُعْلِمُكُمْ اَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِىٌّؑ مَوْلَاهُ
وَهُوَ عَلِىٌّؑ ابْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَخِىْ وَوَصِيِّىْ
وَمُوَالَاتُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْزَلَهَا عَلَىَّ

(۱۵) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ عَلِيًّا وَالطَّيِّبِيْنَ مِنْ وُلْدِىْ هُمُ
الثِّقْلُ الْاَصْغَرُ وَالْقُرْاٰنُ هُوَ الثِّقْلُ الْاَكْبَرُ،
فَكُلٌّ وَاحِدٍ مُنْبِئٌ عَنْ صَاحِبِهٖ وَمُوَافِقٌ لَهٗ،
لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ

(۱۶) اُمَنَاءُ اللّٰهِ فِىْ خَلْقِهٖ وَحُكَّامُهٗ فِىْ اَرْضِهٖ
اَلَا وَقَدْ اَدَّيْتُ اَلَا وَقَدْ بَلَّغْتُ اَلَا وَقَدْ اَسْمَعْتُ اَلَا وَقَدْ
اَوْضَحْتُ،
اَلَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاَنَا قُلْتُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَلَا اِنَّهٗ لَيْسَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ اَخِىْ هٰذَا وَلَا تَحِلُّ
اِمْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدِىْ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ،

(۱۱) لوگو، علیؑ کو بزرگ جانو کہ وہ میرے بعد سب سے، وہ مرد ہوں، یا عورت، افضل ہے۔
ہمارے ہی سبب سے اللہ تعالیٰ رزق نازل فرماتا ہے اور اسی سے سب مخلوق کی زندگی و بقا ہے
جو شخص کہ میرے اس قول کو رد کرے ملعون ہے مغضوب ہے، اگرچہ اس کے خیال کے موافق نہ ہو،
آگاہ ہو جاؤ کہ جبریلؑ امین نے مجھے خدا کی طرف سے خبر پہنچائی ہے اور

(۱۲) وہ فرماتا ہے کہ جو شخص علیؑ سے دشمنی کرے اور ان سے دوستی نہ رکھے اس پر میری لعنت
ہوگی اور میرا غضب نازل ہوگا۔
تو ہر نفس کو غور کرنا لازم ہے کہ وہ کل کے لئے آگے کیا بھیجتا ہے۔ اللہ سے ڈرو، اور اس
کی مخالفت نہ کرو،
کہ ثابت قدمی کے بعد کہیں قدم لغزش نہ کر جائیں بیشک جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے

(۱۳) ایہا الناس، وہ جنب اللہ ہے (اس کے بارے میں) اللہ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل
فرمائی ہے کہ کوئی نفس یہ کہے گا کہ افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کیسی کوتاہی کی،

(۱۴) لوگو، قرآن مجید کی آیات پر غور کرو،
اور اس کی آیتوں کو سمجھو،
اور اس کے محکمات پر نظر ڈالو، اس کے متشابہات کی پیروی نہ کرو۔
خدا کی قسم قرآن کی تنبیہوں کو تمہارے لئے کوئی صحیح طور پر بیان نہ کرے گا اور اس کی تفسیر
کو واضح نہ کرے گا، سوائے اس شخص کے جس کا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہوں اور جس کو میں
اپنی طرف اٹھائے ہوئے ہوں۔ اور جس کا بازو میں تھامے ہوئے ہوں، اور بتا رہا ہوں، کہ
بیشک جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ بھی اس کا مولا ہے۔
اور یہی علیؑ بن ابی طالب میرا بھائی اور میرا وصی ہے۔

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ إِلیٰ عَضُدِهٖ فَرَفَعَهُ وَكَانَ مُنْذُ أَوَّلِ مَا صَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ شَالَ عَلِيًّا حَتّٰى صَارَتْ رِجلاهُ مَعَ رُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ثُمَّ قَالَ،

مَعَاشِرَ النَّاسِ هٰذَا عَلِيٌّ اَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَوَاعِيْ عِلْمِيْ وَ خَلِيفَتِيْ عَلٰى اُمَّتِيْ وَعَلٰى تَفْسِيْرِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

وَالدَّاعِيْ اِلَيْهِ وَالْعَامِلُ بِمَا يَرْضَاهُ وَالْمُحَارِبُ لِاَعْدَآئِهٖ

وَالْمُوَالِيْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَالنَّاهِيْ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ

خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاِمَامُ الْهَادِيْ وَ قَاتِلُ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ ،

بِاَمْرِ اللّٰهِ اَقُوْلُ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ بِاَمْرِ اللّٰهِ رَبِّيْ اَقُوْلُ

(١٧) اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

وَالْعَنْ مَنْ اَنْكَرَهُ وَاغْضِبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ عَلَيَّ اَنَّ الْاِمَامَةَ لِعَلِيٍّ وَلِيِّكَ عِنْدَ تَبْيَانِيْ ذٰلِكَ وَنَصْبِيْ اِيَّاهُ

بِمَا اَكْمَلْتَ لِعِبَادِكَ مِنْ دِيْنِهِمْ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِمْ نِعْمَتَكَ وَرَضِيْتَ لَهُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ،

فَقُلْتَ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ بَلَّغْتُ

اور اس کا یہ ولی ہونا اللہ کی طرف سے ہے اور اسی نے یہ حکم مجھ پر نازل فرمایا ہے۔

(۱۵) ایہا الناس، یہ علیؑ اور جتنے میری اولاد میں سے معصوم ہیں۔ وہ سب ثقل اصغر ہیں اور قرآن مجید ثقلِ اکبر ہے،

اور ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھ والے کے حالات سے آگاہی دینے والا ہے اور اس سے موافقت کرنے والا ہے۔ یہ دونوں ہرگز جُدا نہ ہوں گے جب تک کہ حوضِ کوثر میں میرے پاس نہ پہنچیں۔

(۱۶) یہ خدائے تعالیٰ کی مخلوق میں۔ اس کے امین ہیں اور اللہ کی زمین میں اسی کے مقرر کئے ہوئے حاکم۔ آگاہ رہو کہ میں نے آگاہ کر دیا ہے۔ سمجھ لو کہ میں نے پہنچا دیا۔ ہوشیار رہو کہ میں نے سنا دیا، خبردار ہو کہ میں نے کھول کر بیان کر دیا۔

دیکھو خدائے عزّ وجل نے فرمایا اور میں نے خدائے عزّ وجل کی طرف سے سنا دیا۔

سمجھ رکھو کہ میرے اس بھائی کے سوا کوئی اور امیر المومنین نہ ہوگا اور میرے بعد اس کے سوا کسی دُوسرے کے واسطے امارت مومنین جائز نہیں ہے۔

(پھر آنحضرتؐ نے علیؑ کے بازو پر ہاتھ مار کر اُن کو اور بلند کیا۔ یہاں تک کہ اُن کے پاؤں رسول خدا کے گھٹنوں کے برابر آگئے۔ حالانکہ ہاتھ تو اسی وقت سے تھامے ہوئے تھے، جس وقت کہ آپ منبر پر تشریف لے گئے تھے) پھر فرمایا

لوگو! یہ ہے علیؑ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرے علم کا خزینہ دار، اور میری اُمت پر اور کتابِ خُدا کی تفسیر پر میرا خلیفہ،

اور خُدا کی طرف بلانے والا اور جن چیزوں کو اللہ پسند فرماتا ہے۔ ان پر عمل کرنے والا، خُدا کے دشمنوں سے لڑنے والا۔

(١٨) مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّمَا أَكْمَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ دِينَكُمْ
بِإِمَامَتِهِ،
فَمَنْ لَمْ يَأْتَمَّ بِهِ وَبِمَنْ يَقُومُ مَقَامَهُ مِنْ وُلْدِي مِنْ صُلْبِهِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَعُرِضَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ،
لَا يُخَفِّفُ اللهُ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ،

(١٩) مَعَاشِرَ النَّاسِ هٰذَا عَلِيٌّ أَنْصَرُكُمْ لِي وَأَحَقُّكُمْ بِي وَ
أَقْرَبُكُمْ إِلَيَّ وَأَعَزُّكُمْ عَلَيَّ،
وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا عَنْهُ رَاضِيَانِ،
وَمَا نَزَلَتْ آيَةُ رِضًى إِلَّا فِيهِ،
وَمَا خَاطَبَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا بَدَأَ بِهِ
وَلَا نَزَلَتْ آيَةُ مَدْحٍ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فِيهِ،
وَلَا شَهِدَ اللهُ بِالْجَنَّةِ فِي هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ إِلَّا لَهُ
وَلَا أَنْزَلَهَا فِي سِوَاهُ وَلَا مَدَحَ بِهَا غَيْرَهُ،

(٢٠) مَعَاشِرَ النَّاسِ هُوَ نَاصِرُ دِينِ اللهِ وَالْمُجَادِلُ عَنْ رَسُولِ
اللهِ وَهُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ
نَبِيُّكُمْ خَيْرُ نَبِيٍّ وَوَصِيُّكُمْ خَيْرُ وَصِيٍّ وَبَنُوهُ خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ

(٢١) مَعَاشِرَ النَّاسِ ذُرِّيَّةُ كُلِّ نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهِ وَذُرِّيَّتِي مِنْ
صُلْبِ عَلِيٍّ،

خدا کی اطاعت پر دوستی کرنے والا ، اس کی نافرمانی سے روکنے والا ،
خدا کے رسول کا خلیفہ مومنوں کا امیر خدا تک پہنچانے والا اور خدا کے حکم سے ناکثین قاسطین
اور مارقین سے لڑنے والا ،
میں اپنے پروردگار کے حکم کے بموجب کہتا ہوں اور میری بات پلٹی نہیں جائے گی۔ میں بحکم خدا
یہ کہتا ہوں ،

۱۷ کہ یا اللہ تو اس سے دوستی رکھنا جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھنا جو اس سے
دشمنی رکھے
اور اس پر لعنت کرنا جو اس کا انکار کرے اور اس پر غضب نازل کرنا جو اسکے حق کا منکر ہو جائے۔
یا اللہ تو نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی کہ امامت تیرے ولی علیؑ کے لئے ہے اور جب میں
نے اسے کھول کر بیان کیا اور علیؑ کو اپنا قائم مقام مقرر کر دیا تو تو نے وہ آیت نازل فرمائی،
جس سے اپنے بندوں کے دین کی تکمیل کر دی ہے اور ان پر اپنی نعمت پوری کر دی،
اور تو نے ان کے لئے دین اسلام کو پسند فرما لیا ہے۔
پھر تو نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہوگا تو وہ اس
سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔
یا اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔

۱۸ لوگو سوائے اس کے نہیں ہے کہ خدائے عزّ و جل نے دین کو اس کی امامت کیساتھ کامل کیا ہے۔
تو جو شخص اس کو امام نہ مانے اور اس کے بعد قیامت تک میری اولاد سے اور اس کے صلب
سے جو اس کے قائم مقام ہوں، ان کو امام نہ مانے تو جب وہ خدا کے حضور میں پیش کیا جائے
گا تو وہ ان میں سے ہوگا جن کے کل اعمال حبط اور بے نتیجہ ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ

(۲۲) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اِبْلِيْسَ اَخْرَجَ اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ
بِالْحَسَدِ فَلَا تَحْسُدُوْهُ فَتُحْبِطَ اَعْمَالُكُمْ وَتَزِلَّ اَقْدَامُكُمْ
فَاِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ بِخَطِيْئَةٍ وَاحِدَةٍ
وَهُوَ صَفْوَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَكَيْفَ بِكُمْ وَاَنْتُمْ اَنْتُمْ
وَمِنْكُمْ اَعْدَآءُ اللّٰهِ
اَلَا اِنَّهُ لَا يُبْغِضُ عَلِيًّا اِلَّا شَقِيٌّ
وَلَا يَتَوَلّٰى عَلِيًّا اِلَّا تَقِيٌّ ،
وَلَا يُؤْمِنُ بِهٖ اِلَّا مُؤْمِنٌ مُخْلِصٌ
وَفِيْ عَلِيٍّ وَاللّٰهِ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْعَصْرِ
"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا
بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ"
(۲۳) مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدِ اسْتَشْهَدْتُ اللّٰهَ وَبَلَّغْتُكُمْ
رِسَالَتِيْ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ
(۲۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ "اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ"
(۲۵) مَعَاشِرَ النَّاسِ "اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْ
اُنْزِلَ مَعَهٗ ،

جہنم میں رہنے والے ہوں گے،

اللہ اِن کے عذاب میں تخفیف نہ فرمائے گا۔ اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔

(۱۹) لوگو، علیؑ تم سب سے زیادہ میری نصرت کرنے والا، اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک حقدار، اور تم سب سے زیادہ میرا عزیز ہے۔

اور خدا اور میں دونوں اس سے راضی ہیں۔

خوشنودی خدا کی کوئی آیت ایسی نہیں اُتری جو اس کے بارے میں نہ ہو۔

اور مومنوں کو کسی جگہ خدا نے مخاطب نہیں کیا، مگر یہ کہ اصل خطاب اس سے ہے۔

اور قرآن مجید میں مدح کی کوئی آیت ایسی نہیں اُتری جو اس کی شان میں نہ ہو،

اور اللہ نے سورۂ ہل اتیٰ میں جنت کی شہادتِ خاص اسی کے لئے دی ہے اور وہ سورت اس کے سوا کسی دُوسرے کی شان میں نازل نہیں فرمائی۔ نہ اس کے سوا کسی اور کی اس میں تعریف فرمائی ہے۔

(۲۰) لوگو، وہ اللہ کے دین کی نصرت کرنے والا اور اللہ کے رسول کی طرف سے جدال و قتال کرنے والا ہے۔ وہ طاہر و برگزیدہ خدا تک پہنچانے والا اور خود ہدایت یافتہ ہے۔

تمہارا نبی سب سے اچھا نبی اور تمہارا وصی سب سے اچھا وصی ہے اور اس کی اولاد سے بہترین اوصیاء ہوں گے۔

(۲۱) لوگو، ہر نبی کی ذرّیت خود اس کے صلب سے ہے اور میری ذرّیت علیؑ کے صلب سے۔

(۲۲) لوگو، ابلیس نے آدمؑ کو حسد کے سبب جنت سے نکلوایا۔ تو تم علیؑ سے حسد نہ کرنا ورنہ تمہارے کل اعمال اکارت ہو جائیں گے اور تمہارے قدم ڈگمگا جائیں گے۔

آدمؑ صرف ایک ترک اولیٰ کی وجہ سے زمین پر اتارے گئے تھے۔

مِنْ قَبْلِ اَنْ نَطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰی اَدْبَارِهَا ،

(۲۶) مَعَاشِرَ النَّاسِ النُّوْرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِیَّ
ثُمَّ مَسْلُوْكٌ فِیْ عَلِیٍّ ثُمَّ فِی النَّسْلِ مِنْهُ اِلَی الْقَائِمِ الْمَهْدِیِّ
الَّذِیْ یَاْخُذُ بِحَقِّ اللّٰهِ وَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَنَا
لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ جَعَلَنَا حُجَّةً
عَلَی الْمُقَصِّرِیْنَ وَ الْمُعَانِدِیْنَ وَ الْمُخَالِفِیْنَ وَ الْخَائِنِیْنَ
وَ الْاٰثِمِیْنَ وَ الظَّالِمِیْنَ مِنْ جَمِیْعِ الْعَالَمِیْنَ

(۲۷) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنِّیْ اُنْذِرُكُمْ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِی الرُّسُلُ
اَفَاِنْ مِّتُّ اَوْ قُتِلْتُ اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ
وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَ سَیَجْزِی
اللّٰهُ الشَّاكِرِیْنَ ،
اَلَا وَ اِنَّ عَلِیًّا هُوَ الْمَوْصُوْفُ بِالصَّبْرِ وَ الشُّكْرِ
ثُمَّ مِنْ بَعْدِهٖ وُلْدِیْ مِنْ صُلْبِهٖ ،

(۲۸) مَعَاشِرَ النَّاسِ لَا تَمُنُّوْا عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اِسْلَامَكُمْ
فَیَسْخَطُ عَلَیْكُمْ وَ یُصِیْبُكُمْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهٖ
اِنَّهٗ لَبِالْمِرْصَادِ

(۲۹) مَعَاشِرَ النَّاسِ سَیَكُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ یَّدْعُوْنَ
اِلَی النَّارِ ،

حالانکہ خدا کے برگزیدہ بندے تھے۔
تو پھر تمہاری کیا حالت ہوگی، جس حال میں تم ہو جو کچھ ہو،
اور تم میں بعض خدا کے دشمن بھی موجود ہیں۔
خبردار ہو کہ علیؑ سے سوائے شقی کے اور کوئی بغض نہ رکھے گا۔
اور سوائے خدا کے پسندیدہ بندے کے کوئی اور علیؑ کا دوست نہ بنے گا۔ اور سوائے مومن خاص کے کوئی اس پر ایمان نہ لائے گا۔
"واللہ علیؑ ہی کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے سورۂ عصر نازل فرمائی ہے"
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عصر کی قسم بے شک انسان گھاٹے میں ہے، مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے۔ اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

(۲۳) لوگو، میں نے اللہ کو گواہ کیا اور اپنی رسالت تم کو پہنچا دی اور رسول کے ذمہ سوائے پیغام صاف صاف پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں ہے۔

(۲۴) لوگو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا، مگر ایسی حالت میں کہ تم ماننے والے ہو

(۲۵) لوگو۔ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو اس کے ساتھ ہی ساتھ اتارا گیا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑیں پھر ان کو ان کی پشت کی طرف پھیر دیں۔

(۲۶) لوگو، اللہ کی طرف سے نورِ ہدایت میری ذات میں ہے۔
پھر وہ علیؑ کو منتقل ہوگا۔ پھر اس کی نسل میں مہدیؑ قائم تک رہے گا۔ جو اللہ کے حق کی بابت مواخذہ کرے گا اور ہمارے ہر حق کی بابت بھی۔
اس لئے کہ خدائے عزّ و جل نے ہم کو حجّت قرار دیا ہے۔
تمام اہلِ عالم کی تقصیر کرنے والوں پر، عناد برتنے والوں پر، مخالفت کرنے والوں پر، ضلالت کرنے والوں پر، گناہ کرنے والوں پر اور ظلم کرنے والوں پر،

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ،

۳۰ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ وَ اَنَا بَرِيْئَانِ مِنْهُمْ

۳۱ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهُمْ وَاَشْيَاعَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ

فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ،

وَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ اَلَا اِنَّهُمْ اَصْحَابُ الصَّحِيْفَةِ

فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ

۳۲ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنِّيْ اَدَعُهَا اِمَامَةً وَوِرَاثَةً

فِيْ عَقِبِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ،

وَقَدْ بَلَّغْتُ مَا اُمِرْتُ بِتَبْلِيْغِهٖ حُجَّةً

عَلٰى كُلِّ حَاضِرٍ وَغَائِبٍ

وَعَلٰى كُلِّ اَحَدٍ مِمَّنْ شَهِدَ اَوْ لَمْ يَشْهَدْ

وُلِدَ اَوْ لَمْ يُوْلَدْ

فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرُ الْغَائِبَ وَالْوَالِدُ الْوَلَدَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

وَسَتَجْعَلُوْنَهَا مُلْكًا اِغْتِصَابًا

اَلَا لَعَنَ اللّٰهُ الْغَاصِبِيْنَ وَالْمُغْتَصِبِيْنَ

وَعِنْدَهَا سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَا الثَّقَلَانِ "فَيُرْسَلُ عَلَيْكُمَا

شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ"

۳۳ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ يَذَرُكُمْ عَلٰى

مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ

(۲۷) لوگو، میں تم کو ڈراتا ہوں کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے اور رسول بھی گذر چکے ہیں۔

میں مرجاؤں گا یا قتل کردیا جاؤں گا تو تم میں سے جو اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائے گا،

تو وہ اللہ کا کبھی کچھ نہ بگاڑے گا اور اللہ شکرگذار بندوں کو جزائے خیر دے گا۔

آگاہ رہو کہ علیؑ صبروشکر سے موصوف ہیں

اور ان کے بعد میری وہ اولاد جو ان کے صلب سے ہے۔

(۲۸) لوگو تم اللہ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتلاؤ ورنہ وہ تم سے ناراض ہو جائے گا اور اس کی طرف سے تم کو عذاب پہنچے گا۔

یقیناً وہ ایسے لوگوں کی گھات میں ہے۔

(۲۹) لوگو، عنقریب میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے اور قیامت کے دن ان کی مدد نہ کی جائے گی۔

(۳۰) لوگو، اللہ اور میں دونوں اُن سے بیزار ہیں۔

لوگو، یقیناً وہ سب اور ان کے دوستدار اور ان کے پیرو اور ان کے مددگار جہنم کے سب سے نیچے والے طبقہ میں ہوں گے۔

تکبر کرنے والوں کی جگہ ایسی بُری ہے آگاہ ہوجاؤ کہ یہی اشخاص اصحاب صحیفہ (کتبہ لکھنے والے) ہیں۔

اب تم میں سے (جس کو مطلوب ہو) وہ صحیفہ میں نظر کرے۔

(۳۲) لوگو، میں امامت اور وراثت کو

قیامت تک اپنی اولاد میں چھوڑتا ہوں۔

حَتّٰى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ،

مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّهُ مَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَاللّٰهُ مُهْلِكُهَا بِتَكْذِيبِهَا

وَكَذٰلِكَ يُهْلِكُ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ

كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى،

وَهٰذَا إِمَامُكُمْ وَوَلِيُّكُمْ

وَهُوَ مَوَاعِيدُ اللّٰهِ

وَاللّٰهُ يُصَدِّقُ مَا وَعَدَهُ

٣٥ مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدْ ضَلَّ قَبْلَكُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ

وَاللّٰهُ لَقَدْ أَهْلَكَ الْأَوَّلِينَ وَهُوَ مُهْلِكُ الْآخِرِينَ

٣٦ مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَرَنِي وَنَهَانِي

وَقَدْ أَمَرْتُ عَلِيًّا وَنَهَيْتُهُ فَعَلِمَ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَاسْمَعُوا لِأَمْرِهِ تَسْلَمُوا

وَأَطِيعُوهُ تَهْتَدُوا

وَانْتَهُوا لِنَهْيِهِ تَرْشُدُوا

وَصِيرُوا إِلَى مُرَادِهِ وَلَا تَتَفَرَّقْ بِكُمُ السُّبُلُ عَنْ سَبِيلِهِ،

اور جس بات کو پہنچانے کا حکم مجھ کو دیا گیا تھا۔ وہ میں نے پہنچا دی تاکہ
حجت ہو ہر حاضر و غائب پر،
اور ہر اس شخص پر جو یہاں موجود ہے یا جو موجود نہیں ہے۔
اور ہر اس شخص پر جو پیدا ہو چکا ہے، یا جو پیدا نہیں ہوا ہے۔
اس لئے کہ ہر حاضر کو لازم ہے کہ غائب تک اس خبر کو پہنچائے اور ہر باپ کو لازم ہے
کہ اپنے بیٹے کو یہ خبر پہنچائے اور یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح سے جاری ہے۔
اور عنقریب اس کو از روئے غصب سلطنت بنالیں گے،
آگاہ رہو کہ خدا غصب کرنے والوں پر اور ان کے ساتھیوں پر لعنت کرے گا۔
اور اسی وقت اے دونو گروہو! ہم تمہارا حساب لینے کے لئے جلدی سے فارغ ہو جائیں
گے۔ پھر دونوں پر آگ کی لپیٹ اور پگھلا ہوا تانبا بھیجا جائیگا کہ تم دونو اسے روک نہ سکوگے،
(۳۳) لوگو، یقیناً خدا جس حالت میں کہ تم ہو اسی میں تم کو نہ چھوڑے گا۔
جب تک کہ بُرے کو اچھے سے الگ نہ کرے۔
اور اللہ کا یہ کام نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے،
(۳۴) لوگو کوئی بستی ایسی نہیں جس کے لوگ (خدا اور رسول کی) تکذیب کریں اور خدا
اس بستی کو تباہ نہ کر دے۔
چنانچہ ہر ظلم کرنے والی بستی تباہ کی جائے گی،
جیسا کہ اللہ تعالیٰ ذکر فرما چکا ہے۔
یہ تمہارا امام اور تمہارا ولی ہے۔
اور وہ اللہ کے وعدے ہیں۔

أَنَا صِرَاطُ اللهِ الْمُسْتَقِيمُ الَّذِي أَمَرَكُمْ بِاتِّبَاعِهِ ،
ثُمَّ عَلِيٌّ مِنْ بَعْدِي ،
ثُمَّ وُلْدِي مِنْ صُلْبِهِ أَئِمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ،
(٣٧) (ثُمَّ قَرَأَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ
الدِّينِ، إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ
لَا الضَّالِّينَ ،
فِيَّ نَزَلَتْ وَلَهُمْ عَمَّتْ وَإِيَّاهُمْ خَصَّتْ ،
أُولٰئِكَ أَوْلِيَاءُ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْزَنُونَ ،
أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ،
أَلَا إِنَّ أَعْدَاءَ عَلِيٍّ هُمْ أَهْلُ الشِّقَاقِ الْعَادُونَ وَإِخْوَانُ
الشَّيَاطِينِ ،
الَّذِينَ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوراً
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَائَهُمْ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ ،
الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ
فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ " لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ " إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ ،
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ هُمُ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ،

اور اللہ نے جو وعدہ اس سے کرلیا ہے۔ وہ سچا کر دکھائے گا۔

(۳۵) لوگو، تم سے پہلے بہت سے بہک چکے ہیں۔ اللہ نے پہلوں کو بھی (گمراہی کے سبب) ہلاک کیا
اور وہ بعد والوں کو بھی ہلاک کرنے پر قادر ہے۔

(۳۶) لوگو، بے شک اللہ نے مجھ کو امر بھی فرمایا ہے اور نہی بھی فرمائی۔
اور میں نے علیؑ کو امر بھی کیا اور نہی بھی کی، علیؑ نے امر و نہی کا علم خدا کی طرف سے حاصل کیا،
لہٰذا تم اس کے امر کو سنو، سلامت رہو گے،
اور اس کی اطاعت کرو، ہدایت پاؤ گے،
وہ جس بات سے تمہیں روکے، اس سے بچو، صحیح راستے پر رہو گے۔
اور جدھر وہ لے چلنا چاہتا ہے ادھر ہی چلو۔ مختلف راستے تم کو اس کے راستے سے نہ ہٹادیں،
میں خدا کا صراطِ مستقیم ہوں، جس کے اتباع کا خود خدا نے تم کو حکم دیا ہے۔
پھر میرے بعد علیؑ (صراطِ مستقیم) ہیں۔
پھر میرے فرزند جو اس کے صلب سے ہیں، امام ہیں۔ ہادیانِ حق اور عادلانِ حق۔

(۳۷) پھر آنحضرتؐ نے سورۂ الحمد تلاوت فرمائی)
"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام عالموں کا رب ہے، رحمٰن و رحیم،
یوم الحساب کا مالک، خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ تو ہم کو
سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ ان کی راہ جنہیں تو نے نعمت عطا کی نہ ان کی راہ جن پر تیرا
غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کی"
سورۂ الحمد میرے بارے میں نازل ہوئی۔ اور ان (یعنی آئمہؑ) کے لئے عام ہے اور
انہی کے لئے خاص بھی۔

فَقَالَ: "الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ
أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ"
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ آمِنِينَ
وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّسْلِيمِ
إِنْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ"
أَلَا إِنَّ أَعْدَاءَهُمُ الَّذِينَ يَصْلَوْنَ سَعِيرًا أَلَا إِنَّ أَعْدَاءَهُمُ
الَّذِينَ يَسْمَعُونَ لِجَهَنَّمَ شَهِيقًا،
وَهِيَ تَفُورُ وَلَهَا زَفِيرٌ
كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا
أَلَا إِنَّ أَعْدَاءَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "كُلَّمَا أُلْقِيَ
فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قَالُوا بَلَىٰ
قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ" إِلَىٰ قَوْلِهِ "فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ"
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ
(٣٨) مَعَاشِرَ النَّاسِ شَتَّانَ مَا بَيْنَ السَّعِيرِ وَالْجَنَّةِ
عَدُوُّنَا مَنْ ذَمَّهُ اللّٰهُ وَلَعَنَهُ
وَوَلِيُّنَا مَنْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَدَحَهُ،

"وہی اولیائے خدا ہیں جنہیں نہ آئندہ کی بابت کوئی خوف ہوگا نہ گذشتہ کا رنج"
آگاہ رہو کہ اللہ کے گروہ کے لوگ ہی غالب آنے والے ہیں۔
سمجھ لو کہ علیؑ کے دشمن وہی ہیں جو خدا کی نافرمانی کرنے والے اور ظلم کرنے والے ہیں،
اور وہ ان شیاطین کے بھائی ہیں،
جو دھوکہ دینے کے لئے ایک دوسرے کے کان میں سنہری باتیں پھونکتے رہتے ہیں۔
آگاہ ہو کہ ان کے دوست جتنے ہیں وہی پکے مومن ہیں۔
جن کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔
چنانچہ ارشاد فرماتا ہے "کہ تم ان لوگوں کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، ایسے لوگوں سے دوستی کرتے نہ پاؤ گے جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی ہو"
آگاہ رہو کہ ان کے جو دوستدار ہیں ان کے اوصاف خدائے عزّ وجل نے یوں بیان فرمائے ہیں "کہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملتبس نہ کیا، امن و اطمینان انہی کے لئے ہے۔ اور وہی ہدایت یافتہ ہیں"
خبردار رہو جو ان کے دوست دار ہیں وہ امن و امان کیساتھ جنت میں پہنچیں گے۔
اور فرشتے انہی کو سلام کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آئیں گے۔
"کہ تم پاک و پاکیزہ ہوگئے۔ اب ان جنتوں میں ہمیشہ کے لئے جا رہو۔
آگاہ رہو کہ انہی کے دوست ہیں جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے، کہ "وہ جنت میں بلا حساب داخل ہو جائیں گے"،
سُن رکھو کہ انہی کے دشمن وہ ہیں جو بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ بھول نہ جانا کہ انہی کے دشمن وہ ہوں گے جو جہنم کی چنگھاڑ سنیں گے،

(۳۹) مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلَاوَاِنِّیْ مُنْذِرٌ وَعَلِیٌّ هَادٍ

(۴۰) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنِّیْ نَبِیٌّ وَعَلِیٌّ وَصِیِّیْ،

اَلَاوَاِنَّ خَاتِمَ الْاَئِمَّةِ مِنَّا اَلْقَائِمُ الْمَهْدِیُّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ،

اَلَا اِنَّهٗ الظَّاهِرُ عَلَی الدِّیْنِ

اَلَا اِنَّهٗ الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ،

اَلَا اِنَّهٗ فَاتِحُ الْحُصُوْنِ وَهَادِمُهَا

اَلَا اِنَّهٗ قَاتِلُ کُلِّ قَبِیْلَةٍ مِنْ اَهْلِ الشِّرْکِ

اَلَا اِنَّهٗ مُدْرِکُ کُلِّ ثَارٍ لِاَوْلِیَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اَلَا اِنَّهٗ نَاصِرُ دِیْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اَلَا اِنَّهٗ الْغَرَّافُ مِنْ بَحْرٍ عَمِیْقٍ

اَلَا اِنَّهٗ قَسِیْمُ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ بِفَضْلِهٖ وَکُلَّ ذِیْ جَهْلٍ بِجَهْلِهٖ،

اَلَا اِنَّهٗ خِیَرَةُ اللّٰهِ وَمُخْتَارُهٗ

اَلَا اِنَّهٗ وَارِثُ کُلِّ عِلْمٍ وَالْمُحِیْطُ بِهٖ

اَلَا اِنَّهٗ الْمُخْبِرُ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُنَبِّهُ بِاَمْرِ اِیْمَانِهٖ

اَلَا اِنَّهٗ الرَّشِیْدُ السَّدِیْدُ

اَلَا اِنَّهٗ الْمُفَوَّضُ اِلَیْهِ،

جس وقت کہ وہ جوش مارتا ہوگا۔ اور اس کی چیخ نکلتی ہوگی۔
جب بھی کوئی گروہ اس میں داخل ہوگا تو وہ اپنے ہم جنس گروہ کو لعنت کرتا ہوگا،
سمجھ لو کہ وہ انہی کے دُشمن ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا کہ "جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے نگہبان ان لوگوں سے دریافت کریں گے کہ آیا کوئی تمہارے پاس ڈرانے والا نہیں آیا اور وہ کہیں گے ڈرانے والا تو آیا تھا" اسی آیت میں خدا فرماتا ہے۔ "دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دُوری ہے"۔
تو سمجھ لو کہ وہ انہی کے دوست ہیں جو بغیر دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں۔
ان کے لئے گناہوں کی بخشش بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔

(۳۸) لوگو، جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں اور جنت میں بڑا فرق ہے۔
ہمارا دُشمن وہ ہے جس کی اللہ نے مذمت بھی کی ہے اور اس پر لعنت بھی کی ہے۔
اور دوست ہمارا وہ ہے جس کو اللہ نے دوست بھی رکھا اور اس کی مدح بھی کی،

(۳۹) لوگو یاد رکھو کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ منزلِ مقصود تک پہنچانے والے ہیں۔

(۴۰) لوگو، میں نبی ہوں اور علیؑ میرے وصی ہیں۔
آگاہ رہو، کہ آخری امام (قائم آلِ محمدؑ) مہدیؑ ہم ہی دونوں کی نسل سے ہوگا۔
خبردار ہو کہ وہی تمام دینوں پر غالب آئے گا۔ یہ سمجھ لو کہ ظالموں سے بدلہ لینے والا وہی ہوگا۔
یاد رکھو کہ قلعوں کا فتح کرنے والا اور ان کا منہدم کرنے والا وہی ہوگا۔
سمجھ لو کہ مشرکوں کے ہر قبیلے کو قتل کرنے والا وہی ہوگا۔
یاد رکھو کہ خدا کے دوستوں کے ہر خونِ ناحق کا بدلہ لینے والا وہی ہوگا۔
سمجھ لو کہ خدائے عزّوجل کے دین کی نصرت کرنے والا وہی ہوگا۔

اَلَا اِنَّهُ قَدْ بَشَّرَ بِهٖ مَنْ سَلَفَ بَیْنَ یَدَیْهِ
اَلَا اِنَّهُ الْبَاقِیْ حُجَّةً وَلَا حُجَّةَ بَعْدَهُ
وَلَا حَقَّ اِلَّا مَعَهُ وَ لَا نُوْرَ اِلَّا عِنْدَهُ
اَلَا اِنَّهُ لَا غَالِبَ لَهُ
وَلَا مَنْصُوْرَ عَلَیْهِ
اَلَا اِنَّهُ وَلِیُّ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَحَكَمُهُ فِیْ خَلْقِهٖ
وَاَمِیْنُهُ فِیْ سِرِّهٖ وَ عَلَانِیَتِهٖ

(۲۱) مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدْ بَیَّنْتُ لَكُمْ وَ اَفْهَمْتُكُمْ
وَهٰذَا عَلِیٌّ ؑ یُفْهِمُكُمْ بَعْدِیْ
أَلَا وَ اِنَّ عِنْدَ اِنْقِضَاءِ خُطْبَتِیْ اَدْعُوْكُمْ اِلٰی مُصَافَقَتِیْ عَلٰی
بَیْعَتِهٖ وَالْاِقْرَارِ بِهٖ ثُمَّ مُصَافَقَتِهٖ بَعْدِیْ
اَلَا وَ اِنِّیْ قَدْ بَایَعْتُ اللّٰهَ
وَعَلِیٌّ ؑ قَدْ بَایَعَنِیْ
وَ اَنَا آخِذُكُمْ بِالْبَیْعَةِ لَهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
"وَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ" (الآیۃ)

مَعَاشِرَ النَّاسِ "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ
بِهِمَا (الآیۃ)

مَعَاشِرَ النَّاسِ حُجُّوا الْبَیْتَ

یاد رکھو کہ اس گہرے سمندر میں سب سے زیادہ فیض پانے والا وہی ہوگا۔

آگاہ رہو کہ ہر فضیلت والے کی فضیلت کی اور ہر جاہل کے جہل کی نشاندہی وہی کرے گا۔

یہ بھی سمجھ لو کہ وہ خدا کا برگزیدہ اور پسندیدہ ہوگا۔ آگاہ ہو کہ وہ ہر علم کا وارث ہے، اور اس پر پورا احاطہ رکھنے والا۔

یہ بھی سُن رکھو، کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے خبر دینے والا اور خدا پر ایمان کی ہر بات بنانے والا ہوگا۔

یاد رکھو کہ وہ اعلیٰ درجے کا سمجھدار اور متین ہوگا۔

یہ بھی سمجھ لو کہ کل معاملہ اسی کے سپرد ہوگا۔

یہ بھی یاد رہے کہ اس سے پہلے جو جو گذرے سب نے اس کی بشارت دی ہے۔

خوب سمجھ لو کہ حُجّتِ خدا کے طور پر وہی باقی رہے گا اور اس کے بعد کوئی نئی حُجّت نہ ہو گی۔ حق صرف اس کے ساتھ ہوگا، اور نور صرف اس کے پاس ہوگا۔

خُوب سمجھ لو، کہ اس پر کوئی غالب نہیں آئے گا اور اسکے مقابلے پر کوئی فتح نہیں پائیگا۔

یاد رکھو کہ وہ اللہ کی زمین میں اللہ کا ولی ہے، اور خدا کی مخلوق میں اسکا مقرر کیا ہوا حاکم ہے، اور ظاہر و باطن پر خدا کا امین ہے۔

(۴۱) لوگو، میں نے تمہارے لئے حقیقت کو صاف صاف بیان کر دیا اور تم کو سمجھا دیا۔

اب یہ علیؑ میرے بعد تم کو سمجھایا کرے گا۔

سمجھ لو، کہ اپنا خطبہ ختم کر چکنے پر میں تمہیں بلاؤں گا، کہ علیؑ کی بیعت کرنے کے لئے اور اس کا اقرار کرنے کیلئے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارو، پھر میرے بعد اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے خدا سے بیعت کی۔

فَمَا وَرَدَهُ أَهْلُ بَيْتٍ إِلَّا اسْتَغْنُوا
وَلَا تُخَلِّفُوا عَنْهُ إِلَّا افْتَقَرُوا

(۴۲) مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا وَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُؤْمِنٌ إِلَّا غَفَرَ اللهُ
لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ إِلَى وَقْتِهِ ذَالِكَ
فَإِذَا نُقَضَتْ حَجَّتُهُ إِسْتُونِفَ عَمَلُهُ

(۴۳) معاشِرَ النَّاسِ الْحُجَّاجُ مُعَانُونَ وَ نَفَقَاتُهُمْ مُخَلَّفَةٌ
وَاللهُ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ "

(۴۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ حُجُّوا الْبَيْتَ بِكَمَالِ الدِّيْنِ وَالتَّفَقُّهِ
وَلَا تَنْصَرِفُوا عَنِ الْمَشَاهِدِ إِلَّا بِتَوْبَةٍ وَّ إِقْلَاعٍ،

(۴۵) مَعَاشِرَ النَّاسِ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وآتُوا الزَّكٰوةَ كَمَا أَمَرَكُمُ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَئِنْ طَالَ عَلَيْكُمُ الأمدُ فَقَصَّرْتُمْ أَوْنَسِيتُمْ
فَعَلِيٌّ وَّلِيُّكُمْ وَمُبَيِّنٌ لَكُمُ الَّذِي نَصَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدِي
وَمَنْ خَلَّفَهُ اللهُ مِنِّي وَمِنْهُ
يُخْبِرُكُمْ بِمَا تَسْأَلُونَ مِنْهُ
وَيُبَيِّنُ لَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُونَ
أَلَا إِنَّ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ أُحْصِيَهُمَا وَأُعَرِّفَهُمَا
فَآمُرُ بِالْحَلَالِ وَأَنْهَى عَنِ الْحَرَامِ فِي مَقَامٍ وَّاحِدٍ
فَأُمِرْتُ أَنْ آخُذَ الْبَيْعَةَ عَلَيْكُمْ وَالصَّفْقَةَ لَكُمْ بِقَبُولِ
مَا جِئْتُ بِهِ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

اور علیؑ نے خود مجھ سے بیعت کی۔
اور میں خدا کے حکم سے اس کی بیعت تم سے لیتا ہوں۔
"اب جو اس کو توڑے گا، اس کا ضرر اسی کی ذات پر پڑے گا"
لوگو "صفا و مروہ خدا کی نشانیاں ہیں۔
پس جو شخص خانۂ خدا کا حج کرے یا عمرہ بجا لائے، اِن دونوں کے درمیان طواف کرنے میں گناہ نہیں، (بلکہ ثواب ہے)"
لوگو، خانۂ کعبہ کا حج کیا کرو،
اس لئے کہ جس گھر کے لوگ بیت اللہ جائیں گے وہ غنی ہو جائے گا۔
اور جو (باوجود استطاعت) حج سے جی چرائیں گے وہی فقیر ہو جائیں گے۔

(۴۲) لوگو، جو مومن موقف میں جا کھڑا ہوگا، خداوند تعالیٰ اس کے کل پچھلے گناہ اس وقت تک کے بخش دے گا۔
پس جب اس کا حج پورا ہو چکے تو وہ اپنا کردار از سرِ نو شروع کرے،

(۴۳) لوگو، حج کرنے والوں کو مدد بھی دی جائے گی اور جو کچھ ان کا خرچ پڑے گا، اس کا بدل بھی ان کو ملے گا۔
"اور اللہ نیک کاروں کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا"

(۴۴) لوگو بیت اللہ کا حج دین کی تکمیل کے ساتھ اور فقہ کو صحیح طرح سمجھ کے کرنا۔
اور مشاہدِ مقدسہ سے توبہ کئے بغیر اور گناہ کے ارادوں سے اپنے نفس کو پاک کئے بغیر نہ جانا۔

(۴۵) لوگو نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا جیسا کہ خدائے تعالےٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اگر تمہاری مدت بڑھا دی جائے اور پھر تم سے کوتاہی ہو جائے، یا تم بھول جاؤ، تو یہ علیؑ تمہارا

وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ

اَلَّذِیْنَ هُمْ مِنِّیْ وَمِنْهُ اَئِمَّةٌ قَائِمُهُمْ فِیْهِمْ (اَلْمَهْدِیُّ)

اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ الَّذِیْ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ

۴۶ مَعَاشِرَ النَّاسِ وَ کُلُّ حَلَالٍ دَلَلْتُکُمْ عَلَیْهِ وَکُلُّ حَرَامٍ

نَهَیْتُکُمْ عَنْهُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرْجِعْ عَنْ ذٰلِکَ وَلَمْ اُبَدِّلْ

اَلَا فَاذْکُرُوْا ذٰلِکَ وَاحْفَظُوْهُ وَتَوَاصَوْا بِهٖ وَلَا تُبَدِّلُوْهُ وَلَا

تُغَیِّرُوْهُ،

اَلَا وَاِنِّیْ اُجَدِّدُ الْقَوْلَ اَلَا فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَ

اُمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ

اَلَا وَاِنَّ رَأْسَ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ تَنْتَهُوْا اِلٰی قَوْلِیْ وَ

تُبَلِّغُوْهُ مَنْ لَمْ یَحْضُرْهُ

وَتَامُرُوْهُ بِقَبُوْلِهٖ وَتَنْهَوْهُ عَنْ مُّخَالَفَتِهٖ

فَاِنَّهٗ اَمْرٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّیْ

وَلَا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا نَهْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ اِلَّا مَعَ اِمَامٍ مَعْصُوْمٍ

۴۷ مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلْقُرْاٰنُ یُعَرِّفُکُمْ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ

بَعْدِهٖ وُلْدُهٗ

وَعَرَّفْتُکُمْ اَنَّهُمْ مِنِّیْ وَمِنْهُ حَیْثُ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

"وَجَعَلَهَا کَلِمَةً بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ"

وَقُلْتُ لَنْ تَضِلُّوْا مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا

حاکم ہے۔ یہ تمہارے لئے اِن حقائق کو واضح کردے گا۔ اس لئے کہ خداوندتعالیٰ نے اسی کو میرے بعد مقرر کیا ہے،

اور اسی کو میرا اور اپنا خلیفہ بنایا ہے۔

جو خدا کی باتیں تم اس سے دریافت کروگے وہ تمہیں تبلائے گا۔

اور جو کچھ تم نہیں جانتے وہ تمہارے لئے واضح کردے گا۔

آگاہ رہو کہ حلال و حرام کی تعداد اتنی ہے کہ اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا، اور نہ میں سب تمہیں پہچنوا سکتا ہوں۔

ہاں ایک ہی مقام پر حلال کو بجا لانے کا حکم دیتا ہوں اور حرام کے ارتکاب سے ممانعت کرتا ہوں۔ لہذا (جان لو کہ) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ امیرالمومنین علیؑ کے بارے میں اور جو امام ان کے بعد ہوں گے، تم سے بیعت لے لوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر۔

وہ مجھ سے اور علیؑ سے ہیں امامت کرنے والے قیامت تک۔

مہدیؑ بھی انہی میں سے ہوگا۔ جو حق حق فیصلے کیا کرے گا۔

(۴۶) لوگو، ہر حلال جو میں تم کو بتا چکا ہوں اور ہر حرام جس سے میں تم کو منع کر چکا ہوں، خوب سمجھ لو کہ میں اس سے کبھی نہ ہٹوں گا اور کبھی نہ بدلوں گا

لہذا تم بھی اسے یاد رکھو، اس کی حفاظت کرو۔ اور اس کے بارے میں ایک دوسرے کو وصیّت کرتے رہو۔ اور اس کو کبھی نہ بدلنا اور کبھی اس میں تغیّر نہ کرنا۔

دیکھو میں پھر اس بات کی تجدید کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا۔ نیک کام کرنے اور بدی سے بچنے کا حکم کرتے رہنا۔

یہ بھی سمجھ لو کہ نیکی کا حکم دینے میں مقدم بات یہ ہے کہ میرے قول کے بموجب عمل کرو۔

(۴۸) مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلتَّقْوٰى اَلتَّقْوٰى اِحْذَرُوا السَّاعَةَ
كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْئٌ عَظِيْمٌ"
اُذْكُرُوا الْمَمَاتَ وَالْحِسَابَ وَالْمَوَازِيْنَ وَالْمُحَاسَبَةَ بَيْنَ
يَدَىْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ
وَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ اُثِيْبَ وَ مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَيْسَ
لَهُ بِالْجِنَانِ نَصِيْبٌ
(۴۹) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّكُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُصَافِقُوْنِىْ بِكَفٍّ
وَّاحِدَةٍ فِىْ وَقْتٍ
وَاحِدٍ وَّ اَمَرَنِىَ اللّٰهُ اَنْ آخُذَ مِنْ اَلْسِنَتِكُمُ
الْاِقْرَارَ بِمَا عَقَّدْتُ لِعَلِىٍّ مِنْ اِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَمَنْ جَاءَ بَعْدَهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنِّىْ وَمِنْهُ عَلٰى مَا اَعْلَمْتُكُمْ
اَنَّ ذُرِّيَّتِىْ مِنْ صُلْبِهٖ
فَقُوْلُوْا بِاَجْمَعِكُمْ اِنَّا سَامِعُوْنَ مُطِيْعُوْنَ رَاضُوْنَ
مُنْقَادُوْنَ لِمَا بَلَّغْتَ عَنْ رَبِّنَا وَرَبِّكَ فِىْ اَمْرِ عَلِىٍّ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اَمْرِ وُلْدِهٖ مِنْ صُلْبِهٖ مِنَ الْاَئِمَّةِ
نُبَايِعُكَ عَلٰى ذٰلِكَ بِقُلُوْبِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَلْسِنَتِنَا وَاَيْدِيْنَا
عَلٰى ذٰلِكَ نُحْيٰى وَنَمُوْتُ وَنُبْعَثُ وَلَا نُغَيِّرُ وَلَا نُبَدِّلُ وَلَا
نَشُكُّ وَلَا نَرْتَابُ وَلَا نَرْجِعُ عَنْ عَهْدٍ وَلَا نَنْقُضُ الْمِيْثَاقَ
وَنُطِيْعُ اللّٰهَ وَنُطِيْعُكَ وَعَلِيًّا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَوُلْدَهُ الْاَئِمَّةَ
الَّذِيْنَ ذَكَرْتَهُمْ مِنْ صُلْبِهٖ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ

اور جو اس وقت حاضر نہیں اس تک پہنچا دو۔
اور اس سے میری بات منوا لو اور میری بات کی مخالفت سے اسے باز رکھو۔
اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور میرا بھی یہی حکم ہے۔
اور بغیر امام کے نہ امر بالمعروف ممکن ہے نہ نہی عن المنکر۔

(۴۷) لوگو قرآن مجید تم کو بتاتا ہے کہ اس کے بعد آنے والے ائمہ اسی کی اولاد میں سے ہوں گے۔
اور میں یہ بھی تم کو بتا چکا ہوں کہ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ جس موقعے پر خدا یہ فرماتا ہے۔
"اور اس نے اسے اس کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دے دیا۔"
اور میں یہ کہہ چکا ہوں کہ جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے۔

(۴۸) لوگو پرہیز گاری اختیار کرو، پرہیز گاری اختیار کرو، قیامت سے ڈرو۔
جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ "اس ساعت کا زلزلہ بڑی چیز ہے"
موت کو یاد کرو، حساب کو یاد کرو۔ خدا کے حضور میں جانچ اور بازپرس کو یاد رکھو۔ ثواب و عذاب کو یاد رکھو۔
جو شخص نیکی لے کر آئے گا۔ اُسے ثواب دیا جائے گا۔ اور جو شخص بدی لے کر آئے گا جنت میں اس کا کوئی حصّہ نہ ہوگا۔

(۴۹) لوگو، تمہاری تعداد اس سے زیادہ ہے کہ ایک ہی وقت میں مجھ سے ایک ایک کر کے بیعت کر سکو۔ لیکن اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہاری زبان سے اس بات کا اقرار کرا لوں کہ میں نے علیؑ کو مومنین کا امیر مقرر کر دیا،
اور اس کے بعد ان ائمہ کے لئے جو میری اور اس کی اولاد سے ہوں گے تم کو بتا چکا

اَلَّذِیْنَ قَدْ عَرَّفْتُکُمْ مَکَانَهُمَا مِنِّیْ وَمَحَلَّهُمَا عِنْدِیْ وَمَنْزِلَتَهُمَا مِنْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ

فَقَدْ اَدَّیْتُ ذٰلِكَ اِلَیْکُمْ

وَاَنَّهُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

وَاَنَّهُمَا الْاِمَامَانِ بَعْدَ اَبِیْهِمَا عَلِیٍّؑ وَاَنَا اَبُوْهُمَا قَبْلَهٗ

وَقُوْلُوْا اَطَعْنَا اللّٰهَ بِذٰلِكَ وَاِیَّاكَ عَلِیًّا وَالْحَسَنَؑ وَالْحُسَیْنَؑ وَالْاَئِمَّةَ الَّذِیْنَ ذَکَرْتَ عَهْدًا اَوْمِیْثَاقًا مَاخُوْذًا لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ قُلُوْبِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَلْسِنَتِنَا وَمُصَافَقَةِ اَیْدِیْنَا

مَنْ اَدْرَکَهُمَا بِیَدِهٖ وَاَقَرَّ بِهِمَا بِلِسَانِهٖ لَانَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ بَدَلًا وَلَا نَرٰی مِنْ اَنْفُسِنَا عَنْهُ حِوَلًا اَبَدًا نَحْنُ نُؤَدِّیْ ذٰلِكَ عَنْكَ الدَّانِیْ وَالْقَاصِیْ مِنْ اَوْلَادِنَا وَاَهَالِیْنَا،

اَشْهَدْنَا اللّٰهَ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا وَاَنْتَ عَلَیْنَا بِهٖ شَهِیْدٌ وَکُلُّ مَنْ اَطَاعَ مِمَّنْ ظَهَرَ وَاسْتَتَرَ وَمَلَائِکَةُ اللّٰهِ وَجُنُوْدُهٗ وَعَبِیْدُهٗ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَهِیْدٍ

(۵۰) مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا تَقُوْلُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ کُلَّ صَوْتٍ وَخَافِیَةَ کُلِّ نَفْسٍ، "فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا"

وَمَنْ بَایَعَ فَاِنَّمَا یُبَایِعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ "یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ"

(۵۱) مَعَاشِرَ النَّاسِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَبَایِعُوْا عَلِیًّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

ہوں کہ ذریت میری اسی کے صلب سے ہے۔

تو لو اب تم سب مل کے کہہ دو کہ آپ نے ہمارے پروردگار کی طرف سے اور اپنے پروردگار کی طرف سے علی کے معاملہ میں اور ان ائمہ کے معاملے میں جو ان کی اولاد سے اور ان کے صلب سے ہوں گے جو کچھ بھی پہنچایا ہم نے سن لیا ہے اور ہم اس پر راضی ہیں۔ اطاعت پر تیار ہیں۔

ہم اپنے دل سے جان سے، زبان سے اور ہاتھ سے اسی پر بیعت کرتے ہیں۔ اسی پر ہم جئیں گے اور اسی پر ہم مریں گے اور اسی پر مبعوث ہوں گے۔ ہم اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ کرینگے، نہ اس میں کسی شک و شبے کو راہ دیں گے، نہ کبھی اس عہد سے پھریں گے۔ نہ اس پیمان کو توڑیں گے۔

اور ہم اللہ کی اطاعت کریں گے، اور آپ کی اور امیر المومنین علیؑ کی اطاعت کرینگے، اور ائمہ کی جو ان کی اولاد سے ہیں۔

اور جن کا آپ نے ذکر فرمایا کہ آپ کی ذریت سے اور ان کے صلب سے حسنؑ و حسینؑ کے بعد ہوں گے (حسنینؑ کا رشتہ جو مجھ سے ہے۔ میں بتا چکا ہوں اور ان دونوں کی منزلت جو میرے پروردگار کے نزدیک ہے۔

وہ میں تم کو اچھی طرح دکھلا چکا ہوں۔

یہ دونوں جوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔

اور دونوں اپنے باپ علیؑ کے بعد امام ہیں اور میں بحکم خدا علیؑ سے پہلے ان کا باپ قرار دیا گیا ہوں) اور یہ بھی کہو ہم نے اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کی اور آپ کی اطاعت کی۔ علیؑ کی اطاعت کی اور حسنؑ و حسینؑ کی اور ان ائمہ کی اطاعت کی جن کا تو نے ذکر کیا۔ یہ عہد و پیمان ہے جو امیر المومنین کے لئے ہمارے دلوں سے جانوں سے زبانوں سے اور اس شخص (یعنی رسولِ خداؐ

وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةَ كَلِمَةً طَيِّبَةً بَاقِيَةً يُهْلِكُ اللّٰهُ مَنْ غَدَرَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ وَفٰى وَ"فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهِ" (الْآيَة)

(۵۲) مَعَاشِرَ النَّاسِ قُوْلُوْا الَّذِىْ قُلْتُ لَكُمْ وَسَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَقُوْلُوْا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ"،

(۵۳) مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ فَضَائِلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ أَنْزَلَهَا فِى الْقُرْآنِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ أُحْصِيَهَا فِىْ مَكَانٍ وَاحِدٍ فَمَنْ أَنْبَأَكُمْ بِهَا وَعَرَّفَهَا فَصَدِّقُوْهُ،

(۵۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَعَلِيًّا وَالْأَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتُهُمْ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

(۵۵) مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلسَّابِقُوْنَ إِلٰى مُبَايَعَتِهٖ وَمُوَالَاتِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ أُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ فِىْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ،

(۵۶) مَعَاشِرَ النَّاسِ قُوْلُوْا مَا يَرْضَى اللّٰهُ عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ فَإِنْ تَكْفُرُوْا أَنْتُمْ وَمَنْ فِى الْأَرْضِ جَمِيْعًا فَلَنْ تَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَاغْضِبْ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ،

کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر لیا گیا ہے۔

جس نے ان دونوں (یعنی حسنینؑ) کو اپنے ہاتھوں پر بھی اٹھایا ہے اور اپنی زبان سے بھی ان دونوں کی بزرگی کا اقرار کیا۔ ہم ان کے بجائے کسی اور کو نہ چاہیں گے۔

اور جب تک جان میں جان باقی ہے کبھی اس عہد سے نہ پھریں گے۔

ہم آپ کی طرف سے یہ بات اپنی اولاد اور خاندان میں دُور اور نزدیک کے ہر فرد تک پہنچا دیں گے۔ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہیں اور اللہ گواہی دینے کو کافی ہے۔ اور آپ بھی اس معاملے میں ہمارے گواہ رہیں۔

اور ہر وہ شخص گواہ رہے، جو خدا کا مطیع ہے۔ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے اور اس کے لشکر اور اس کے بندے بھی گواہ رہیں اور سب گواہوں سے بڑھ کر خود خدا تعالیٰ ہے

(۵۰) لوگو تم کیا کہتے ہو اس لئے کہ اللہ ہر آواز کو پہچانتا ہے اور ہر نفس کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اب جو ہدایت پائے وہ اس کی اپنی ذات کی بہتری کے لیے ہے اور جو بھٹک جائے وہ اپنے ہی آپ کو نقصان پہنچائے گا۔

اور جو بیعت کرے وہ اللہ سے بیعت کرے گا۔ یعنی اسکے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہوگا۔

(۵۱) لوگو، اللہ سے ڈرو اور امیر المومنین علیؑ اور حسنؑ، حسینؑ اور ان ائمہ سے جو کلمہ باقیہ ہیں، بیعت کر لو (بعد اس کے) جو بے وفائی کرے گا۔ اللہ اسے ہلاک کرے گا۔ اور جو وفا کرے گا، اللہ اس پر رحم فرمائے گا" اور جو اس بیعت کو توڑ دے گا۔ اس توڑنے کا ضرر اسی کی ذات پر پڑے گا،،

(۵۲) لوگو جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں۔ وہ کہو اور اسی وقت سے علیؑ کو امیر المومنین کہکر سلام کیا کرو۔ اور یہ بھی کہو کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔ اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش

کے طلبگار ہیں اور تیری ہی طرف بازگشت ہوگی اور یہ بھی کہو" کہ سب تعریف اسی اللہ کے لئے زیبا ہے، جس نے ہم کو اِن باتوں کی ہدایت فرمادی اور اگر اللہ ہماری رہبری نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاتے"

(۵۳) لوگو اللہ کے نزدیک علیؑ بن ابی طالب کے فضائل بہت ہیں اور جو کچھ اس نے مجھ پر قرآن مجید میں نازل فرمائے ہیں، وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں کسی ایک مقام پر اپنے خطبہ میں ان کو بیان کر سکوں پھر جو شخص بھی تم کو وہ فضائل بتائے اور سمجھائے۔ تو تم اس کی تصدیق کرنا۔

(۵۴) لوگو جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اور علیؑ کی اور ان ائمہ کی جن کا میں ذکر کر چکا ہوں اطاعت کرے گا وہ یقیناً بہت بڑی کامیابی حاصل کرلے گا۔

(۵۵) لوگو جو علیؑ سے بیعت کرنے میں ان سے دوستی رکھنے میں اور ان کو امیرالمومنین تسلیم کرنے میں سبقت کرنے والے ہوں گے، جنت کی نعمتوں کے بارے میں وہی کامیاب ہونگے۔

(۵۶) لوگو وہی بات کہو جس بات کے کہنے سے اللہ تم سے راضی ہو۔ پھر اگر تم اور زمین پر جتنے آباد ہیں وہ سب کافر بھی ہو جائیں تو تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔

یا اللہ تو سب مومنوں کو بخش اور سب کافروں پر اپنا غضب نازل کر" اور ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے زیبا ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے"

○

ضمیمہ

پاک و ہند کے بعض ممتاز علمار کی تالیفات سے اقتباسات

جن میں واقعہ غدیر کا ذکر ہے۔

ضمیمہ

واقعہ غدیر کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی نے بھی لکھا ہے۔ حضورؐ حجۃ الوداع سے مراجعت کے مقام پر رقمطراز ہیں:۔

آپ نے مہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی۔ راہ میں ایک مقام خم پڑا جو جحفہ سے تین میل پر ہے۔ یہاں ایک تالاب ہے۔ عربی میں تالاب کو غدیر کہتے ہیں، اور اِس لئے اِس مقام کا نام عام روایتوں میں غدیر خم آتا ہے۔ آپ نے یہاں تمام صحابہ کو جمع کرکے ایک مختصر سا خطبہ دیا:۔

اما بعد الا ایها الناس فانما بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارك فیكم الثقلین اولهما كتاب الله فیه الهدی والنور فخذوا كتاب الله و استمسكوا به واهل بیتی اذكركم الله فی اهل بیتی۔

حمد و ثناء کے بعد اے لوگو! میں بھی بشر ہوں۔ ممکن ہے خدا کا فرشتہ، جلد آجائے اور مجھے قبول کرنا پڑے (یعنی موت)، میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں ایک خدا کی کتاب جس کے اندر ہدایت اور روشنی ہے۔ خُدا کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑلو اور دُوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں اہلِ بیت کے بارہ میں تمہیں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔

آخری جُملہ کو آپ نے تین دفعہ مکرر فرمایا، یہ صحیح مسلم (مناقب حضرت علیؑ) کی روایت ہے۔ نسائی مسند امام احمد، ترمذی، طبرانی، طبری، حاکم وغیرہ میں کچھ اور فقرے بھی ہیں۔ جن میں حضرت علیؑ کی منقبت ظاہر کی گئی ہے۔ اِن روایتوں میں ایک فقرہ اکثر مشترک ہے۔

من كنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔

جس کو میں محبُوب ہوں علیؑ بھی اس کو محبُوب ہونا چاہیئے۔ الٰہی جو علیؑ سے محبّت رکھے اس سے تو بھی محبّت رکھ اور جو علیؑ سے عداوت رکھے، اس سے تو بھی عداوت رکھ۔

احادیث میں خاص یہ تصریح نہیں کہ اِن الفاظ کے کہنے کی ضرورت کیا پیش آئی۔ بخاری میں ہے کہ اِس زمانہ میں حضرت علیؓ یمن بھیجے گئے تھے، جہاں سے واپس آکر وہ حج میں شامل ہوئے تھے۔ یمن میں انہوں نے اپنے اختیار سے ایک ایسا واقعہ کیا تھا جس کو ان کے بعض ہمراہیوں نے پسند نہیں کیا۔ ان میں سے ایک صاحب نے آکر رسول اللہؐ سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا "علیؓ کو اس سے زیادہ کا حق تھا" عجب نہیں کہ اسی قسم کے شکوک رفع کرنے کے لئے اس موقع پر آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔

(سیرۃ النبیؐ تالیف شبلی نعمانی مع اضافہ و تکملہ از سید سلیمان ندوی اعظم گڑھ مطبع معارف ۱۳۵۲ھ ص ۱۶۵/۱۶۶)

○

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری بھی خطبہ غدیر کا ذکر حجۃ الوداع سے واپسی پر کرتے ہیں۔ ان کے الفاظ ہیں "راہ میں بریدہ اسلمیؓ نے علی مرتضیٰؑ کی نسبت کچھ شکایات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک تک پہنچائیں۔ شکایات کا تعلق حضرت علیؑ مرتضیٰؑ کے چند افعال سے تھا۔ جو حکومت یمن میں جناب مرتضوی سے تقسیم غنیمت وغیرہ کے متعلق صادر ہوئے تھے۔

خطبہ غدیر درحقیقت شکایت کی بنیاد بریدہؓ کا قصور فہم تھا۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خم غدیر پر ایک فصیح خطبہ پڑھا۔ اور اِس خطبہ میں اہل بیت رضوان اللہ علیہم کی شان و منزلت کا اظہار فرمایا۔ اور علی مرتضیٰؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ۔ جس کا میں مولا ہوں علیؑ بھی اُس کا مولیٰ ہے۔ اس خطبہ کے بعد حضرت عمر فاروق نے علی مرتضیٰؑ کو اس شرف کی مبارک باد دی۔ اور بریدہؓ نے بقیۃ العمر علی مرتضیٰ کی محبت و متابعت کو پورا کیا۔ بالآخر یہ بزرگ جنگ جمل میں شہید ہوئے تھے۔

(رحمۃ للعٰلمین از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری۔ لاہور کاشی رام پریس ۱۹۳۱ء جلد اول ص۔ ۲۶۶، ۲۶۷)

○

شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی اس خطبہ کا ذکر اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں کیا ہے۔ اِس

کتاب کا اردو میں ترجمہ خواجہ عبدالحمید نے جو مناہج النبوت کے نام سے نول کشور پریس کانپور سے طبع ہوا۔
اسی ترجمہ سے اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت سرور عالم فخر نبی آدم خاتم انبیا۔ محمد مصطفےٰ نے اثنائے راہ مراجعت میں جب غدیر خم کی منزل میں نزول فرمایا۔ ارشاد فیض بنیاد کیا۔ الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسھم۔ یعنی آیا نہیں جانتے تم لوگ کہ میں نزدیک تر اور دوست تر ہوں مومنوں کے تئیں مومنوں کی ذاتوں سے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی آیا ہے النبی اولی بالمومنین من انفسھم، اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے تین بار فرمایا۔ اس لفظ کے تئیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ میں امر نہیں کرتا مومنوں کے تئیں مگر اس چیز میں جس میں صلاح ونجات دنیا و آخرت اُن کی ہو۔ بخلاف ان کے نفوس کے یعنی ذاتوں کے کہ کبھی طرف شر اور فساد کے بھی کھینچتے ہیں قالوا بلیٰ یہ جواب ہے اس سوال کا جو حضرت نے کہا الستم الخ یعنی کہا سب نے کہ ہاں تم اولی بالمومنین من انفسھم ہو۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا گویا مجھے اس جہان میں بلایا ہے اور میں نے اجابت کی جانو تم کہ میں نے درمیان تمہارے دو امرِ عظیم چھوڑیں کہ ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے یعنی ایک سے ایک بہتر ہے۔ قرآن اور میرے اہلِ بیت۔ دیکھو تم اور احتیاط کرو کہ میرے بعد ان دونوں سے کیا سلوک خرچ کروگے اور رعایت حقوق ان کا کس کیفیت سے کروگے اور وہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوویں گے۔ یہاں تک کہ بر لب حوض کوثر مجھ تک پہنچیں گی۔ اس وقت فرمایا خدا میرا مولا ہے اور میں تمام مومنوں کا مولا ہوں بعد اس کے ہاتھ علی مرتضیٰؑ کا اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا۔ اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ یعنی اے پروردگار جس کا میں مولا ہوں پس علی مولا ہے اس کا۔ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اے پروردگار دوست رکھ تو اس کو جو دوست رکھے علیؑ کو اور دشمن رکھ تو اس کے تئیں جو دشمن رکھے علیؑ کو اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے۔ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اے پروردگار یاری دے تو اس کو جو یاری دے علیؑ کو اور مخذول کر تو اُسے جو چھوڑے علیؑ کو وادار الحق حیث دار اور گردان حق کے

تئیں ساتھ علی کے جس طرف پھرے علیؑ۔ اور آیا ہے کہ ملاقات کی حضرت امیر المومنین علیؑ سے امیر المومنین حضرت عمرؓ نے بعد اس حکایت کے اور کہا گوارا زندہ رہو اور شاد رہو اے ابو طالب کے فرزند کہ صبح کی تم نے اور شام کی۔ اور ہوئے تم مولیٰ تمام مومنین کے کیا مرد کیا عورت۔ روایت کیا ہے اس حدیث کے تئیں احمد نے برار بن عازب سے اور زید بن ارقم سے کذا فی المشکوۃ۔ جان تو کہ اس حدیث میں نہایت فضل اور عظمت اور جلال تکریم ہے علیٔ مرتضیٰ کے تئیں اور تحریص اور ترغیب ہے مومنوں کے تئیں اوپر محبت اور موالات اس مولا کی اور اجتناب اور احتراز ہے بغض اور عداوت سے اس کی جیساکہ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ دوست نہ رکھے گا علیؑ کے تئیں مگر مومن صادق اور دشمن نہ رکھے گا علیؑ کے تئیں مگر منافق کاذب"

(مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوت از خواجہ عبدالمجید کانپور مطبع نول کشور، ۱۸۷۳ء جلد دوم، ص ۷۵۲، ۷۵۳)

○

نعیم صدیقی صاحب نے بھی اس خطبہ کا ذکر اپنی کتاب محسن انسانیت میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں واپسی میں غدیر خم (ایک تالاب) کے پاس پڑاؤ پڑا اور وہاں پھر ایک خطاب خاص رفقاء سے کیا"..... آگے چل کر فرماتے ہیں" جس کا میں رفیق ہوں۔ علیؑ بھی اس کا رفیق ہے۔ اے اللہ جو علیؑ کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ"

(نعیم صدیقی۔ محسن انسانیتؐ۔ سرگودھا، مکتبہ رحمانیہ، ۱۹۶۰ء ص ۳۴۹، ۳۵۲۔ جلد دوم)

○

حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف قادری دانا پوری نے بھی اس خطبہ کا ذکر اپنی کتاب" اصح السیر فی ہدی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی سوانح اقدس جناب سرور عالم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا ہے۔ انہوں نے غدیر خم کا خطبہ اور مسئلہ امامت عنوان قائم کیا ہے اس کے تحت فرماتے ہیں" حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر جب حضور مکہ سے واپس ہوئے اور غدیر خم پر پہنچے خُم بضم خا معجم و تشدید میم جحفہ سے

تین میل پر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ یہاں ایک غدیر ہے۔ یعنی تالاب ہے۔ اس جگہ جب حضور پہنچے تو ایک خطبہ ارشاد فرمایا" آگے چل کر فرماتے ہیں" جب حضور غدیر خم پر ٹھہرے تو حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں مومنین کے لئے ان کی اپنی ذاتوں سے اولیٰ ہوں۔ سب نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہر مومن کے لیئے اس کے اپنے نفس سے اولیٰ ہوں۔ سب نے کہا کہ ہاں۔ تب فرمایا کہ اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ بھی مولا ہے۔ اے اللہ جو علیؑ کو دوست رکھے، تو اس کو دوست رکھ اور جو علیؑ سے عداوت کرے اس سے تو عداوت کر۔ اس کے بعد حضرت علیؑ سے حضرت عمرؓ ملے۔ تو کہا کہ مبارک ہو۔ اے علیؑ ابن ابی طالبؑ آپ ہر مومن مرد اور عورت کے مولا ہو گئے"۔

(اصح السیر فی ہدی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم۔ از حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف قادری داناپوری۔ کراچی۔ نور محمد ۱۹۵۷ء)